REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3.

جلد ۲۸　　شمارہ ۱۲

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر　محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN PIN 143516.

۲۲ ربیع الثانی ۱۳۹۹ھ　　۲۲ امان ۱۳۵۸ ہش　　۲۲ مارچ ۱۹۷۹ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۹ امان (مارچ) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۷۹ء کی اطلاع مظہر ہے کہ

"حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت وسلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۱۹ امان (مارچ)۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع اہل وعیال وجملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

الحمد للہ ٭

ٹرینیڈاڈ میں جماعتہائے احمدیہ جنوبی امریکہ کا کامیاب چوتھا جلسہ سالانہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور پیغام، گیانا اور سورینام سے وفود کی شرکت۔ کتبِ سلسلہ اور تبلیغی مساعی پر مشتمل تصاویر کی نمائش۔ اور۔ لنڈن کانفرنس کے متعلق سلائڈز شو۔!!

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی محمد اسلم صاحب شاہد قریشی۔ مبلغ انچارج گیانا (جنوبی امریکہ)

اللہ تعالیٰ کے بے پایاں فضل اور رحم کے ساتھ جماعت ہائے احمدیہ سورینام۔ گیانا اور ٹرینیڈاڈ کا چوتھا جلسہ سالانہ مورخہ ۲۵-۲۶ نومبر ۷۸ء کو مسجد احمدیہ فری پورٹ مشن روڈ ٹرینیڈاڈ میں کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ الحمد للہ اس جلسہ میں گیانا اور سورینام سے دس دس افراد کے وفود اپنے مبلغین کی قیادت میں شریک ہوئے اور اپنے پورے ایک ہفتہ کے عرصۂ قیام کے دوران دینی اور روحانی، تربیتی اور تبلیغی پروگراموں میں ذوق شوق سے مشغول رہے۔ اس مرتبہ گزشتہ تین برسوں میں باری باری کیریبین کی جماعتوں میں جلسوں کا ایک سلسلہ مکمل ہونے کے بعد اب دوبارہ ٹرینیڈاڈ میں جلسہ سالانہ کے انعقاد کی باری تھی۔ سو خدا کے فضل سے اس مرتبہ مقامی جماعت نے زیادہ اہتمام اور انتظام کے ساتھ مختلف تقریبات منعقد کیں۔ جن میں پچھلے سال کی نسبت زیادہ احباب نے شرکت کی۔ اور باہر سے آنے والے مہمانوں کے قیام کو زیادہ دلچسپ اور مفید بنانے کی بھرپور کوشش کی گئی۔ یہ امر بفضلہ تعالیٰ ہماری تینوں جنوبی امریکہ کی جماعتوں کی تنظیم کی تدریجی ترقی کا آئینہ دار تھا جسے سب شرکائے جلسہ نے کھلے طور پر محسوس کیا۔ اور اس پر وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتے۔

مہمانوں کی آمد

سورینام سے دس افراد کا وفد مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد انچارج مبلغ کی قیادت میں مورخہ ۲۲ نومبر کو بذریعہ ہوائی جہاز ٹرینیڈاڈ پہنچا۔ اور گیانا کا وفد جو دس افراد اور ایک دس سالہ احمدی طفل پر مشتمل تھا خاکسار محمد اسلم قریشی مبلغ انچارج گیانا کی قیادت میں مورخہ ۲۳ نومبر کو ٹرینیڈاڈ پہنچا۔ مقامی احباب نے ہر دو وفود کا پرتپاک خیر مقدم کیا اور نہایت عزت۔ احترام۔ اور پیار ومحبت کے جذبات کے ساتھ مجوزہ قیام گاہوں میں ٹھہرایا۔ دورانِ سال جماعت کو اللہ تعالیٰ نے مسجد سے ملحقہ جگہ میں مہمان خانہ کے طور پر دو عمدہ کمرے تعمیر کرنے کی توفیق بخشی۔ جہاں پر مردوں کو ٹھہرایا گیا۔ اور خواتین کے قیام کے لئے جماعت کے دو دوستوں کے گھروں میں مناسب انتظام کیا گیا۔ مسجد کے قرب وجوار میں رہائش کی وجہ سے مہمانوں کو باجماعت نمازوں کی ادائیگی میں بہت سہولت رہی۔

فالحمد للہ۔

(باقی دیکھئے صـ۹ پر)

جماعت ہائے احمدیہ جنوبی امریکہ کے احباب کے نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور پیغام

"پیارے بھائیو اور بہنو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

مجھے یہ جان کر بڑی مسرت ہوئی کہ آپ اس ماہ کے آخر میں اپنا جلسہ سالانہ منعقد کر رہے ہیں۔ میں جلسہ کی کامیابی کے لئے دعا کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ اس جلسہ میں احمدیت اور اسلام کی سچی روح کارفرما ہوگی۔ آپ اس الٰہی وعدہ کو ہمیشہ یاد رکھیں جو خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے۔ اور ہمارے زمانہ میں دوبارہ حضرت مسیح موعودؑ اور مہدی معہودؑ کے ذریعہ اس کی تجدید کی گئی ہے کہ اسلام کا آخری غلبہ تمام دوسرے ادیان پر حضرت امام مہدیؑ کے زمانہ میں ہوگا۔ جو آپ کی کوششوں اور آپ کے سچے متبعین کی کوششوں سے حاصل ہوگا جو کہ خلافتِ احمدیہ کی راہنمائی میں غلبۂ اسلام کے لئے جدوجہد کرتے رہیں گے۔ یہ وہ وقت ہوگا جبکہ اسلام تقریباً تمام بنی نوعِ انسان کے دلوں کو فتح کر چکا ہوگا۔ یہ وقت اب زیادہ دور نہیں۔ مگر ہمیں اس کے لئے سخت جدوجہد کرنی ہوگی۔ ہمیں جو کام درپیش ہے وہ بہت عظیم الشان ہے۔ اور ہم بغیر نصرتِ الٰہی کے اسے انجام نہیں دے سکتے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم مسلسل اللہ تعالیٰ کے حضور مخلصانہ دعائیں کرتے چلے جائیں۔ اور اجتماعی کوششوں اور مسلسل قربانیوں کے ذریعہ اپنے عظیم مقصد کو حاصل کرنے والے ہوں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے ایمانوں کو مضبوط کریں اور اعمال میں سچی روح پیدا کریں۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اسلام پر زندہ اور محکم ایمان عطا کرے اور یہ کہ آپ اس کے احکام کے مطابق زندگی بسر کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اور آپ کا محافظ و مددگار ہو۔ آمین ٭

آخر میں مَیں آپ کو اپنی دلی محبت کا یقین دلاتا ہوں۔ اور آپ سب کو ہمیشہ اپنی دعاؤں میں یاد رکھتا ہوں"

والسلام

مرزا ناصر احمد
خلیفۃ المسیح الثالث
۴-۱۱-۷۸

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر وپبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ٭

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۲ر امان ۱۳۵۸ہش

برّ و بحر میں روز افزوں فساد کی یہ خوفناک صُورتِ حال

آج سے ۱۴ سو سال پہلے جب قرآن کریم نازل ہوا تو دُنیا کی جو ابتر حالت تھی اُس کا بڑے ہی جامع الفاظ میں نقشہ کھینچتے ہوئے اللہ تعالیٰ سورۃ الروم میں فرماتا ہے:-

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝ (آیت ۴۲)

(ترجمہ) لوگوں کے اپنے (ناپسندیدہ) اعمال کی وجہ سے خشکی اور تری میں فساد ہی فساد برپا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خدا لوگوں کو ان کے عملوں کے کچھ حصّے کی سزا (اس دُنیا میں) دے گا۔ تاکہ وہ اپنی نافرمانی سے لوٹ آئیں۔

آیت کریمہ میں جو خشکی اور تری کے الفاظ بیان ہُوئے ہیں علماء نے اس کے بہت سے پہلو نکالے ہیں۔ چنانچہ خشکی سے مُراد وُہ اقوام ہیں جن کے پاس کوئی آسمانی تعلیم نہیں آئی۔ اور تری سے مراد وہ لوگ ہیں جو اہلِ کتاب کہلاتے ہیں۔ اور آسمانی صحائف کے حامل بنائے گئے ہیں اسی طرح عالم اور جاہل وغیرہ وغیرہ سبھی مفاہیم خشکی اور تری کے الفاظ سے مُراد لئے گئے ہیں اور سب ہی درست ہیں۔ بایں ہمہ اگر ان الفاظ کو ظاہر پر بھی محمول کیا جائے تو بھی بڑا ہی پُرلطف مضمون سامنے آجاتا ہے۔ اور بات وہیں آکر ٹھہرتی ہے کہ دُنیا کا وہ خطّہ جو خشکی کہلاتا ہے یا وُہ پانیوں اور سمندروں سے گھرا ہُوا ہے۔ سب جگہ انسانوں کی بے اعتدالیوں، غیر پسندیدہ اعمال۔ لوٹ کھسوٹ۔ قتل و غارت۔ حق تلفی۔ جور و جفا کے سبب شر و فساد کی آماجگاہ بن چکی ہے اور اس قابل ہوگئی ہے کہ اب خدا کا عذاب تباہی کی صُورت میں ظاہر ہو۔ لیکن رحیم و کریم خدا اپنی مخلوق سے بے انتہا محبت کرنے والا ہے۔ اِس لئے اُنہیں ایسے ہی ہلاک اور تباہ نہیں کر دیا کرتا بلکہ اس سے پہلے اُن کی اصلاح کے لئے اپنے برگزیدہ بندوں کو مبعُوث کرتا ہے۔ مگر جو لوگ اس بات پر کان نہیں دھرتے پھر اُن کے لئے تباہی کا فیصلہ بھی نافذ ہوجایا کرتا ہے۔ چنانچہ اسلام کے صدرِ اوّل میں خدائی قدرت کے یہ دونوں تبشیر و انذار کے نمونے بڑی شان سے ظاہر ہُوئے جس سے ایک طرف سعید رُوحوں کو حق پہچاننے کی توفیق ملی اور بعد میں نیک افراد کی یہی جماعت ساری دُنیا میں پُرامن رُوحانی انقلاب لانے کا ذریعہ بنی۔ جبکہ دُوسری طرف غلط کار لوگوں کو طرح طرح کے عذابوں کا سامنا کرنا پڑا۔

چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت قیامت تک ہے اور قرآن کریم کی صراحت کے مطابق مُسلمانوں کے دورِ تنزّل کے وقت حضورؐ کی ہی ایک اَور بعثت مقدر ہے جو امام مہدی کے ذریعہ پھر سے اسلام کو عالمگیر رُوحانی انقلاب سے ہمکنار کر دے گی۔

جس طرح حضورؐ کی بعثتِ اُولیٰ پُرآشوب زمانہ میں ہوئی بمطابق " اوّل و آخر نسبتے دارد " حضورؐ کی بعثتِ ثانیہ کے وقت بھی دُنیا میں فساد و بگاڑ کا ایسا ہی دَور دَورہ ہونا ضروری تھا۔ چنانچہ شر و فساد کی جو صورت اس وقت ساری دُنیا میں پیدا ہوچکی ہے۔ اور سُورت الرّوم کی مذکورہ آیت کریمہ کے جہاں دوسرے مفاہیم اب بھی پُورے طور پر اس حالت پر چسپاں ہوتے ہیں وہاں پر آیت کے الفاظ کو ظاہر پر محمول کرتے ہوئے دُنیا میں پھیلے ہوئے فساد کی تازہ مثالوں سے جو ایک لطیف مضمون سامنے آجاتا ہے ذیل میں چند ایسی ہی مثالیں بطور نمونہ درج کی جاتی ہیں۔ جو حالیہ چند ہفتوں کے واقعات سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان میں خشکی اور تری میں فساد کے برپا ہونے کی ناقابلِ انکار صُورتِ حال منہ بولتی تصویر کا رنگ رکھتی ہے۔ اور امام مہدی کی بعثت کے زمانہ کے تعیّن کے ساتھ ساتھ اس کی صداقت کا بیّن ثبوت بھی قرار پاتی ہے۔

۱ —— اس سلسلہ میں پہلے نمبر پر چین اور ویت نام کی سترہ روزہ تباہ کُن جنگ ہے جو ۱۷ر فروری ۱۹۷۹ء کو شروع ہوئی اور سترہ روز بعد چین کے اِس اعلان سے ختم ہوگئی کہ (بقول چین) ویت نام کو سبق سکھانے کے لئے جو فوجی کارروائی کی گئی اس کا مقصد پُورا ہوگیا ہے۔ اِدھر ویت نام کا یہ کہنا ہے کہ اس پر حملہ ہُوا ہے۔ اور چین حملہ آور ہے جس نے نہ صرف اس کے عوام کی معمول کی زندگی درہم برہم کر دی بلکہ از راہِ ظلم اُس نے ملک میں تباہی مچائی۔ اس کے جواب میں چین کا یہ دعویٰ ہے کہ یہ ویٹ نام ہی ہے جس نے چین کے زیر اثر علاقہ کمپوچیا (سابق کمبوڈیا) میں پہل کی اور وہاں اپنی فوجیں بھیجیں۔ اس کشمکش میں کون حق پر ہے اور کون غلطی پر، ہمیں اس سے بحث نہیں۔ اس وقت ہم جو بات رُوحانی نقطۂ نظر سے بیان کرنا چاہتے ہیں وُہ یہ ہے کہ اس طرح پر دو یا تین مُلکوں کی گرم جنگ کے نتیجہ میں ہزاروں قیمتی جانوں کی ہلاکت اور ایک وسیع خطۂ ارضی میں تباہ کاری سے نہ صرف خشکی کا علاقہ ہی اس فوجی کشمکش کا میدان بنا رہا بلکہ ان دنوں شائع ہونے والی اخباری اطلاعات کے مطابق ایک طرف امریکی بحری بیڑہ بحرالکاہل کے سمندروں میں اپنی قوت و شوکت کا مظاہرہ کرتے ہوئے گشت کرنے لگا۔ تو دُوسری طرف روس کا ویٹ نام سے معاونت کا معاہدہ ہوچکا ہوا تھا۔ اس کی پاسداری کے طور پر روسی بحری بیڑہ بھی فریقِ ثانی پر اپنی فوجی برتری دِکھانے کے لئے پیچھے نہ رہا۔ اس پہلی ہی مثال سے قرآنی بیان کی حرف بحرف تصدیق ہوتی ہے کہ خشکی اور تری میں فساد ہی فساد برپا ہے۔ جس کی تہہ میں لوگوں کے اپنے ہی اعمال ہیں اور نتیجۃً خوفناک تباہی بھی عمل میں آئی۔

۲ —— دُوسرے نمبر پر اسی وقت یمن کے شمالی اور جنوبی حصّوں کی گرم جنگ پھُوٹ پڑی۔ حالانکہ یمن کے ان دونوں خطّوں میں اسلامی مملکتیں قائم ہیں۔ ایک ہفتہ کے قریب زور دار جنگ جاری رہی۔ آخر عرب لیگ کی مداخلت سے متحارب مُلکوں کو جنگ بندی پر رضامند کیا گیا۔ لیکن اس خطّہ میں نہ ختم ہونے والے فساد کی جو جڑ ہے اُسے بھی کسی صورت میں نظر انداز نہیں کیا جاسکتا اور وہ ہے ان دونوں خطّوں کو الگ الگ دھڑوں کی نہ صرف زبانی حمایت بلکہ تباہ کن اسلحہ کے انباروں کے ذریعہ امداد دیئے جانے کی شاطرانہ چالیں۔ اس صورتِ حال پر نظر کرتے ہوئے یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ جب تک یمن کے یہ دونوں خطّے دو متخالف گرویوں کے آلۂ کار بنے رہیں گے۔ اور بھائی بھائی بن کر آپس کی غلط فہمیوں کو دُور کر کے دِلوں کو صاف نہیں کرلیں گے، ایسی صُلح یا جنگ بندی محض عارضی ہوگی۔ خدا کرے کہ برادرانِ اسلام کو اس کی توفیق ملے اور وُہ ہمیشہ کے لئے اس خطّہ کو شر و فساد کے حالات سے محفوظ کرسکیں۔!!

۳ —— تیسری مثال ایران کی ہے، جس میں برس ہا برس کی چل رہی بادشاہت ختم ہوئی اور ایک نیا انقلاب آیا۔ اِس سرزمین میں اب ایک مذہبی لیڈر آیت اللہ خومینی کی سرکردگی میں "اسلامی جمہوریہ" کے نام پر ملک میں نئے طرز کی حکومت قائم کئے جانے کی جد و جہد جاری ہے۔ اگرچہ اس وقت شاہ ایران رضا شاہ پہلوی اپنا ملک چھوڑ کر مراکش میں فروکش ہیں۔ اور خومینی کے حامی ایران میں انقلاب برپا کر دینے کا دعویٰ کر رہے ہیں۔ لیکن ریڈیو اور اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں سے اِس امر کا اشارہ بھی ملتا ہے کہ سرزمینِ ایران میں کُلّی طور پر حالات پُرسکون نہیں۔ بلکہ مخالف و موافق دھڑوں میں کشمکش جاری ہے۔ چنانچہ اخبار ہند سماچار مجریہ ۱۰؍۳؍۷۹ میں شائع ہونے والی خبر میں جو وہاں سے آنے والے ہندوستانیوں کی زبانی بیان ہوئی، یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت ایران تین حصّوں میں بٹا ہُوا ہے۔ وسطی ایران میں خومینی کے حامی برسرِ اقتدار ہیں۔ جبکہ دُور دراز کے علاقوں میں اب بھی بادشاہ کے حامی خم ٹھونکے ہوئے ہیں۔ اور اسی کے ساتھ ساتھ تیسرے نمبر پر مارکسی کمیونسٹ، ملک میں مزدوروں کی حکومت قائم کرنے کی جد و جہد میں مصروف ہیں۔ شاہ کی حکومت کے دنوں میں امریکہ اس کی پُرزور حمایت اور اسلحہ وغیرہ سے مدد کرتا رہا۔ اور اس کے عوض امریکہ کو ایرانی تیل کی بہت بڑی مقدار ملتی رہی۔ اب مُلک میں انقلاب آجانے کی صُورت میں ناممکن ہے کہ امریکہ اپنے مفاد کو قربان کر دے۔ اُدھر رُوس بھی امریکہ کی اس چال سے بے خبر نہیں۔ اس کے ساتھ امریکہ کا بحری بیڑہ بھی خلیج فارس میں چوکس موجود ہے۔

ایران کو اسلامی جمہوریہ بنائے جانے کے ذکر میں اِس خبر کا تذکرہ بھی بے جا نہ ہوگا کہ جب مذہب پسند انقلابیوں نے ایرانی خواتین کو سر پر اوڑھنی لے کر باہر نکلنے پر زور دیا جو گویا اسلامی تعلیم کا ایک چھوٹا سا حصّہ ہے تو اخبار ہند سماچار ۹؍۳؍۷۹ میں شائع شدہ خبر کے مطابق ایران کی ۱۵ ہزار خواتین نے اس کے خلاف پُرزور مظاہرہ کیا۔ خبر کے مطابق مظاہرہ کرنے والی یہ خواتین جہاں ڈکٹیٹرشپ مُردہ باد کے نعرے لگا رہی تھیں وہاں اُن کا یہ بھی مطالبہ تھا کہ اسلامی قوانین لاگو نہ کئے جائیں۔!! اب اسی کے ساتھ اُس عجیب و غریب نشریہ کو بھی مستحضر کرلیں جو ۱۰ر مارچ کو ریڈیو کے ذریعہ سُننے میں آیا کہ خومینی صاحب نے سرے سے اس بات کا انکار ہی کر دیا ہے کہ انہوں نے ایرانی خواتین کو اوڑھنی لینے کا کہا تھا۔ بہت خُوب! کوئی کہہ سکتا ہے کہ جب ایرانی خواتین اسلام کے اِس ایک چھوٹے سے حکم کو اپنانے کے لئے تیار نہیں اور خومینی صاحب خواتین کے ایک ہی مظاہرے پر کانوں پر ہاتھ دھرنے لگے ہیں تو آگے چل کر وُہ اپنے خیال کے کونسے اسلامی قوانین کو ملک میں نافذ کر کے اسے صحیح معنوں میں اسلامی جمہوریہ بنادیں گے ---!؟ بہرحال اِس خطّہ میں فساد کی یہ صورت بھی مستحضر کرلیں ---!!

۴ —— چوتھے نمبر پر برّاعظم افریقہ میں یوگنڈا اور اس کے ہمسایہ مُلک تنزانیہ کی آپسی جنگ ہے جو ان ہی دنوں میں ایک وقت میں کمپالہ کے لئے پیچیدہ صُورتِ حال بنا دینے والی تھی:

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

خطبہ جمعہ

ہر احمدی کو ہر وقت اور ہر لحظہ خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ جھکے رہنا چاہیئے اور اُس سے ہر وقت خیر مانگنی چاہیئے

جب تک ہم تمہارے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب نہیں کریں گے اپنی عظیم صلاحیتوں کے باوجود اس سے خیر و بھلائی نہیں پا سکتے

سو دعائیں کرو اور اتنی دُعائیں کرو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لے اور ہر شر سے محفوظ رکھے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۴ نبوّت ۱۳۵۷ ہش مطابق ۲۴ نومبر ۱۹۷۸ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

سُورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے درج ذیل آیات تلاوت فرمائیں :-

اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ۙ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا ۙ وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ۙ اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ۙ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ۝ (المعارج آیت ۲۰ تا ۲۴)

اس کے بعد فرمایا :-

اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت میں بے شمار صلاحیتیں ودیعت کی ہیں اور ہر وہ طاقت انسان کو دی گئی ہے جس سے وہ ہر دو جہان کی ہر چیز سے خدمت لے سکے لیکن خدا تعالیٰ نے انسان کو یہ طاقت بھی دی ہے کہ جہاں وہ اپنی

طاقتوں کا صحیح استعمال

کر سکتا ہے، وہاں غلط استعمال بھی کر سکے اور باوجود اس کے کہ اگر وہ چاہے تو غلط راہوں کو اختیار کر سکتا ہے وہ اپنے ربّ کی رضا کی خاطر غلط راہوں کو اختیار نہ کرے بلکہ صحیح راستوں پر چلے۔ صحیح راستے پر چلنا یہ ہے کہ جس غرض کے لئے کوئی طاقت دی گئی ہے اسی غرض کے لئے اسے خرچ کیا جائے۔ انسانی فطرت کی ہر صلاحیت خدا تعالیٰ نے انسان کی بھلائی کے لئے اسے دی ہے لیکن چونکہ اس نے خدا تعالیٰ سے بے انتہا نعمتوں کو حاصل کرنا تھا اور اپنے ربّ کریم کے انعامات پانے تھے اسی لئے اسے ایک دائرہ کے اندر یہ اختیار دیا کہ وہ اپنی مرضی سے خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریقوں کو اختیار کرے۔ اس پر کوئی جبر نہیں ہے کیونکہ ہماری عقل یہ بتاتی ہے کہ جو کام جبر کے نتیجہ میں کیا جائے اس پر کوئی انعام نہیں ملا کرتا۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہوتا ہے کہ وہ سزا سے بچ جاتا ہے۔ مثلاً انسان کے علاوہ دنیا کی ہر چیز اور خود انسان کے

جسم کے مختلف حصے

بھی ہزاروں کام جبراً کر رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ جو حکم نازل کرتا ہے اس کے مطابق وہ کام کر رہے ہیں مگر انسان کو ایک خاص دائرہ میں آزادی دی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے انسانی فطرت میں یہ جو چیز رکھی ہے کہ وہ چاہے تو نیکی کی راہ کو اختیار کرے اور چاہے تو نیکی کی راہ کو اختیار نہ کرے اور اسے جو آزادی دی ہے اس کی وجہ سے وہ ھَلُوْع ہے۔ ھَلُوْع کے معنے عربی زبان میں یہ بھی ہیں کہ جن نیکیوں پر صبر کی ضرورت تھی اس نے ان پر صبر نہیں کیا اور یہ بھی ہیں کہ جن عطایا کے صحیح استعمال سے اس نے اپنے خدا سے خیر حاصل کرنی تھی، خدا تعالیٰ کی عطا کردہ ان صلاحیتوں اور اس کے عطا کردہ انعامات کو ایسے طریق پر خرچ نہیں کیا۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کا انعام حاصل کر سکے۔ پس عربی زبان میں ھَلُوْع کے معنے صبر نہ کرنے والے کے بھی ہیں اور ھَلُوْع کے معنے یہ بھی ہیں کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو مال ملے اس کو جن بہت سی جگہوں پر دوسروں پر خرچ کرنے کا حکم ہے وہاں خرچ نہ کرنے والا اور حریص۔ اس کے لئے عربی کا ایک لفظ شُحّ ہے۔ یعنی ایک خاص معنی میں بخل کی بیماری میں مبتلا ہونا۔ عربی زبان کا یہ لفظ ھَلُوْع

مبالغے کے صیغے کے ساتھ

فاعل ہے اور اس کے اندر یہ دونوں معنی پائے جاتے ہیں۔ اور ان دونوں معنوں کو دو اگلی آیات نے کھول کر بیان کیا ہے۔

چنانچہ فرمایا اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو ان حالات میں اس پر صبر کرنا لازم ہوتا ہے۔ خدا کے بندے، خدا سے پیار کرنے والے تو

خدا تعالیٰ کی راہ میں

ہر چیز قربان کر کے بھی صبر اور استقامت اور پختگی کے ساتھ اپنی دعا پر قائم رہتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے دامن کو چھوڑتے نہیں لیکن بعض انسان ایسے ہیں جو فطرت کا غلط استعمال کرتے ہیں اور جہاں صبر کرنا چاہیئے وہاں بے صبری سے کام لیتے ہیں۔ اور جہاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے امتحان کے اوقات میں، خواہ وہ کسی قسم کا ہو بشاشت قائم رکھتے ہوئے صبر سے کام لینا چاہیئے وہاں صبر کا نمونہ نہیں دکھاتے یا اپنے بھائیوں کے لئے مال خرچ کر کے ان کی خاطر تکلیف اُٹھا کر انہیں سُکھ پہنچانے کے لئے جو نیکیاں کرنی چاہئیں۔ اس تکلیف کو وہ بھائی کی خاطر قبول نہیں کرتے اور اس پر صبر نہیں کرتے۔ ھَلُوْع میں یہ معنے بھی آ جاتے ہیں۔ یعنی فطرت کے اندر نیکی کی جو صلاحیتیں ہیں ان سے وہ کام نہیں لیتے بلکہ ان کی طبیعتیں بُرائی کی طرف مائل ہوتی ہیں۔

اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا

جب ان کو تکلیف پہنچتی ہے تو وہ بے صبری سے کام لیتے ہیں اور بے صبرے ہو جاتے ہیں۔

وَاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا جب کوئی بھلائی ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہنچتی ہے، ان کے اموال میں خدا برکت ڈالتا ہے، ان کی تجارتیں نفع مند ثابت ہوتی ہیں۔ ان کی کھیتیاں زیادہ پیداوار دینی شروع کر دیتی ہیں، ان کے باغات کو اچھا اور زیادہ پھل لگتا ہے، اس دنیا میں ہزاروں قسم کی چیزیں ہمیں نظر آتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کو عطا کی جاتی ہیں۔ اُس وقت انسان کی فطرت میں یہ بات رکھی گئی ہے کہ وہ خدا کی خاطر اور اس کی رضا کے لئے اپنے اموال کو خرچ کرتا ہے۔ اور وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ (الذّاریات آیت ۲۰) کے مطابق یہ سمجھتا ہے کہ جو کچھ ہمیں خدا تعالیٰ کی طرف سے دیا گیا ہے اس میں صرف ہم ہی حصہ دار نہیں بلکہ ہمارے سارے بھائی اس میں برابر کے شریک اور حصہ دار ہیں لیکن

وہ لوگ اپنی فطرت کی اس صلاحیت کا صحیح استعمال کرنے کی بجائے حرص اور شح سے کام لے کر اور بخل سے کام لے کر اپنے آپ کو نیکیوں سے محروم کر دیتے ہیں اس کی مثالیں آپ کو ہر جگہ مل جائیں گی۔ لیکن اپنی بھیانک شکل میں۔ اس کی مثالیں ان لوگوں میں پائی جاتی ہیں جو مومن نہیں لیکن جو لوگ

کمزور ایمان والے

ہیں یا جو ابھی زیر تربیت ہیں ان میں بھی آپ کو نظر آتی ہیں۔ ذرا سی تکلیف پہنچی اور شور مچا دیا۔ جزع فزع شروع کر دی۔ کسی کی خاطر تکلیف برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہوئے (یہ پہلو اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا میں بھی آ جاتا ہے) اور جب خدا تعالیٰ نے انہیں دیا تو ان برکات میں، ان نعمتوں میں، ان اموال میں، جو خدا تعالیٰ نے ان کو دیئے اور سب کچھ دیا اور اسی نے دیا۔ اس میں وہ سمجھتے ہیں کہ کوئی اور شریک نہیں ہے سارا ہم ہی سمیٹ کر رکھیں، ہمارے پاس جو کچھ آیا ہے اس میں کسی اور کا حصہ نہ ہو۔ قرآن کریم نے پہلوؤں کی بہت سی مثالیں دے کر بھی ہمیں سمجھایا ہے۔ لیکن یہاں پر اصولی طور پر بحث کی گئی ہے، کوئی مثال نہیں دی گئی۔

بنیادی چیز جو یہاں ہمیں بتائی گئی ہے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو نیکی کی طاقتیں دیں اور اس کو یہ اختیار بھی دیا کہ ان کو نیکی کی راہوں پر خرچ کرنے کی بجائے بدی کی راہوں پر خرچ کرے لیکن وہ طاقتیں دی اس لئے گئی تھیں کہ وہ نیکی کی راہوں کو اختیار کرے انسان کو ان فطری صلاحیتوں کے علاوہ اس مجموعے کے علاوہ بنیادی طور پر ایک اور چیز بھی دی گئی تھی۔ اور وہ چیز تھی

دُعا کرنے کی طاقت

اور سمجھ۔ طاقتیں خواہ کتنی ہی اچھی اور کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہوں۔ مثلاً کسی کا ذہن کتنا ہی اچھا کیوں نہ ہو۔ جب تک یہ دوسری چیز یعنی دعا کی طاقت شامل نہ ہو اس کا ذہن صحیح نشوونما حاصل نہیں کر سکتا۔

پس یہاں یہ فرمایا کہ انسان بنیادی طور پر نیکی کی ساری صلاحیتیں رکھتا ہے۔ اور بنیادی طور پر وہ صاحب اختیار بھی ہے۔ لیکن اس کی وجہ سے اس میں بعض کمزوریاں پیدا ہو جاتی ہیں اس کو ہم بعض دفعہ تلوّن کے لفظ سے بیان کرتے ہیں اور میں نے ذرا تفصیل سے بیان کر دیا ہے کہ هَلُوعًا کے لفظ میں لغوی لحاظ سے دونوں معنی پائے جاتے ہیں کہ شر کے وقت صبر نہ کرنا اور سخاوت کے وقت بخل سے کام لینا اور ان دونوں کو اگلی آیتوں میں کھول کر بیان کیا گیا ہے۔ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا وہ بے صبری سے کام لیتا ہے۔ اور هلوع ہے۔ وَاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا وہ حریص بن جاتا ہے اور بخیل بن جاتا ہے اور اس طرح پر وہ هلوع ہے ان آیتوں بھی بنیادی طور پر

بڑا وسیع مضمون

بیان ہوا ہے اور ساری طاقتوں کو یہ دو لفظ اپنے احاطہ میں لئے ہوئے ہیں۔ لیکن اس وقت اس تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ اصل بات یہاں یہ بیان کی گئی ہے کہ تمہیں جو فطرتی طاقتیں دی گئی ہیں وہ خدا نے دی ہیں اور ان طاقتوں کے استعمال کے لئے ان طاقتوں سے دنیا جہان کی نعمتیں اس زندگی میں بھی حاصل کرنے کے لئے اس نے ہر دو جہان کی ہر چیز کو تمہارا خادم بنا دیا ہے لیکن چونکہ تم صاحب اختیار بھی ہو۔ چونکہ تمہیں یہ اختیار دیا گیا ہے کہ اگر تم اپنی بدقسمتی سے اپنے خدا سے پرے جانا چاہو تو جا سکتے ہو اس لئے ضروری تھا کہ تمہیں دعا کی طاقت بھی دی جاتی۔ چنانچہ فرمایا اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ

پس دعا کے بغیر کوئی شخص اپنی فطری طاقتوں کا صحیح استعمال

نہیں کر سکتا۔ اور ایک وقت کی دعا نہیں، ایک دن کی دعا نہیں، ایک مہینے یا ایک سال کی دعا نہیں۔ بلکہ ہمیشہ ہمیش مسلسل تھ...مون جو لوگ دائمی طور پر اس نکتے کو سمجھتے ہیں کہ جب تک ہم دعا کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب نہیں کریں گے۔ اس وقت تک ہم اس قدر

عظیم صلاحیتوں کے باوجود

جو ہمیں دی گئی ہیں۔ اور اس کے باوجود کہ دنیا کی ہر چیز کو ہمارا خادم بنایا گیا ہے۔ خدا سے خیر اور بھلائی نہیں پا سکتے۔

پس ہماری زندگی کی بنیاد نیکی اور صلاح اور تقوٰے اور خیر کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا ہے اور خدا بڑا پیار کرنے والا ہے۔ اس نے دعا کو مختلف چیزوں یا اوقات یا مکان سے باندھ نہیں دیا کہ ان بندھنوں سے باہر دعا نہیں کی جا سکتی۔ بلکہ دعا ہر وقت کی جا سکتی ہے اور ہر جگہ کی جا سکتی ہے۔ سوائے مجبوری کے پانچ وقت نماز باجماعت پڑھنے کا حکم ہے اس میں بھی دعا کی جا سکتی ہے سنتیں اور نوافل گھروں میں پڑھتے ہوئے بھی دعا کی جا سکتی ہے اور کرنے کا حکم ہے۔ بِسْمِ اللہ کہہ کر کھانا شروع کرو اور الحمد للہ پڑھتے رہو اور اسی حمد پر ہی ختم کرو۔ کپڑے پہنتے ہوئے بھی دعا ہے جوتی پہنتے ہوئے بھی دعا ہے اور اتارتے ہوئے بھی دعا ہے۔ غسل خانے میں جاتے ہوئے بھی دعا ہے اور وہاں سے نکلتے ہوئے بھی دعا ہے کوئی پہلو ہماری زندگی کا ایسا نہیں کوئی کام جو ہم ۲۴ گھنٹے میں کرتے ہیں ایسا نہیں جس کے ساتھ دعا نہ ہو۔ کوئی نہ کوئی کام ہم ہر وقت کرتے ہیں۔ ان کے ساتھ ایک۔ تو وہ دعائیں ہیں جن کو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے

نمایاں طور پر

ہمارے سامنے بیان کر کے کہا کہ ان اوقات میں دعا کرو۔ اور اصل چیز تو یہ بتانا تھا کہ کوئی وقت تمہاری زندگی میں ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ ایک لحہ بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ جس میں تم خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ نہ ہو۔ کیونکہ اس کے بغیر سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيعًا مِّنْهُ (الجاثیہ آیت ۱۴) کے باوجود، باوجود اس کے کہ ہر دو جہان کی ہر چیز تمہاری خادم ہے اور اس کے باوجود کہ دنیا جہان کی ہر چیز سے خدمت لینے کی طاقت تمہاری فطرت میں رکھی گئی ہے تم خیر اور بھلائی حاصل نہیں کر سکتے۔ پس ہر احمدی کو ہر وقت خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ جھکے رہنا چاہیئے۔ اور اسی سے ہر وقت خیر مانگنی چاہیئے۔

دُعا کے متعلق

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ بھی مناسب نہیں ہے کہ تم خدا تعالےٰ سے یہ کہو کہ اے خدا اگر تو چاہے تو دے دے۔ یہ بندے کا کام نہیں۔ بندے کا کام ہے مانگنا۔ اس نے کوئی زبردستی تو نہیں لینا۔ اللہ جل شانہٗ تو بادشاہ ہے اس کی مرضی ہوگی تو دے گا۔ مرضی نہیں ہوگی تو نہیں دے گا۔ لیکن شرطیں لگانا شوخی ہے اور بہت بری حرکت ہے۔ مانگو ہر چیز اسی سے مانگو۔ بڑی بھی مانگو اور جوتی کا تسمہ بھی مانگو۔ جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہا کہ جوتی کا تسمہ بھی اس سے مانگو تو یہی کہنا تھا کہ ہر چیز اسی سے مانگو اور اس کے بغیر نیکی کا پہلو اور

جنّت کے حصول کا پہلو

اور خدا تعالےٰ کی رضا کو پا لینے کا پہلو پیدا نہیں ہوتا۔

پس اس نکتہ کو سمجھتے ہوئے دعائیں کرو۔ آپ کا پیسہ خرچ نہیں ہوتا۔ کوئی بار آپ پر نہیں پڑتا۔ دنیا کے جو کام آپ کر رہے ہیں کرتے رہیں، لیکن کام کرتے ہوئے بھی آپ ذکرِ الٰہی میں مشغول رہیں۔

برکتیں آپ پر، آپ کے گھروں پر، آپ کے خاندانوں پر، آپ کے بچوں پر اللہ تعالےٰ کی طرف سے نازل ہوں گی۔ اگر آپ اپنی یہ عادت بنا لیں۔ یہاں پر بھی اور بہت سی جگہوں پر یہ کھول کر بتایا گیا ہے کہ

دُعا کے بغیر

ایک عارف کو زندگی میں کوئی مزہ نہیں مل سکتا۔ جو شخص خدا تعالےٰ کو پہچانتا ہے اُس کی تو لذت اسی میں ہے کہ وہ ہر چیز خدا سے مانگے۔ کھائے تو سیری خدا سے مانگے۔ یہ نہیں کہ مَیں نے دو روٹیاں یا دس روٹیاں پیٹ میں ڈال لی ہیں اس لئے میری بھوک مر جائے گی۔ دس روٹیاں کھا کر وہ خود بھی مر سکتا ہے۔ صرف بھوک تو نہیں مرا کرتی۔ ایسے بھی بہت سے واقعات ہماری نظروں کے سامنے آتے ہیں۔

پس ہر کام جو آپ کرتے ہیں اس میں دُعا مانگیں مثلاً وکیل ہے وہ وکالت کے کاموں میں دعا مانگے کہ اے خدا وکالت کے ساتھ بہت ساری خرابیاں لگی ہوتی ہیں تو ہمیں ان سے محفوظ رکھیے اور ہمیشہ سچ بولنے کی اور قولِ سدید کہنے کی توفیق عطا کر۔ ڈاکٹر ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

نے فرمایا ہے کہ بڑا ظالم ہے وہ طبیب جو اپنے مریض کے لئے دُعا نہیں کرتا۔ مَیں نے شروع میں بتایا تھا کہ ہماری زندگی کا ہر شعبہ اور ہم ہر وقت جو کام کرتے ہیں، وہ بغیر دُعا کے خطرے میں پڑ جاتا ہے۔ سوؤ تو دُعا کرو جاگو تو دُعا کرو۔ لقمہ منہ میں ڈالو تو دعا کرو، بچوں کے مُنہ میں لقمہ ڈالو تو اونچی آواز میں دُعا کرو تاکہ ان کو بھی عادت پڑے اور ان کو بھی بچپن سے یہ بات سمجھ میں آجائے۔

پس دُعائیں کریں اتنی دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ کی رحمت کی چادر آپ کو اپنے اندر لپیٹ لے اور اس کے نتیجہ میں غیر اللہ کا ہر وار جو ہمارے لئے شر اور تکلیف کا باعث بن سکتا ہے۔ اس سے خدا تعالےٰ کی رحمت ہمیں محفوظ کر لے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ

ربوہ ۱۶؍ مارچ آج مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر پڑھائی۔ چونکہ مطلع ابر آلود تھا اور بوندا باندی ہو رہی تھی اس لئے حضور نے نماز جمعہ کے ساتھ ہی نمازِ عصر بھی جمع کر کے پڑھائی۔ حضور نے خطبہ جمعہ میں اللہ تعالےٰ کی ذات اور اس کی صفات کی معرفت حاصل کر کے اس کا رنگ اپنے اوپر چڑھانے کی نصیحت فرمائی۔ حضور نے فرمایا قرآنِ عظیم نے اللہ تعالےٰ کے ذکر پر بہت زور دیا ہے چنانچہ سورۃ جمعہ میں فرمایا اُذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (۱۱) یعنی کثرت کے ساتھ اللہ تعالےٰ کا ذکر کیا کرو جس کے نتیجہ میں تمہیں کامیابی عطا کی جائے گی حضور نے فرمایا قرآن مجید کی رُو سے انسانی زندگی کی کامیابی یہ ہے کہ وہ خدا تعالےٰ کے منشاء کے مطابق ہو اور اس پر خدائی صفات کا رنگ چڑھ جائے۔ ذکرِ الٰہی کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہمیں خدا کی ذات و صفات کی معرفت حاصل ہو اور اس معرفت کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ ہمیں اس کائنات میں اس کی صفات کے جو فعلی جلوے نظر آتے ہیں، ان کی معرفت حاصل ہو اور اس کے جو قولی جلوے اپنی کامل شکل میں قرآن شریف کی صورت میں موجود ہیں ہمیں ان کا بھی علم حاصل ہو۔ اللہ تعالےٰ نے سورہ بقرہ میں اپنے ان جلوؤں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ان آیات اللہ کو معمولی سمجھ کر انہیں شغل استہزاء نہ بناؤ بلکہ ان پر غور و فکر کرو۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کی معرفت حاصل کرنے کے لئے علمی تحقیق بھی از حد ضروری ہے۔ اس کائنات کی بیکراں وسعت اور اس کے ذرّہ ذرّہ میں جو قوت اللہ تعالیٰ نے مخفی رکھی ہے حضور نے اس کا ذکر فرمایا اور اس کی بعض مثالیں دینے کے بعد بتایا کہ اس کے مطالعہ سے معرفت کے بے حد و شمار ایسے چشمے پھوٹتے

ہیں جن سے ہم اور ہماری نسلیں فائدہ اُٹھا سکتی ہیں۔ اسی طرح قرآن کریم کا ہر حکم بھی اپنے اندر بے شمار حکمتیں رکھتا ہے اگر ہم اس کے ان فعلی اور قولی جلوؤں کی معرفت حاصل کریں تو اس سے ہم اس کی صفات کا رنگ اپنے اوپر چڑھا کر اور حقیقی معنوں میں ذکرِ الٰہی کر کے کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔

حضور نے فرمایا اس وقت اندھی دنیا کو اللہ تعالےٰ کی ذات و صفات کی معرفت حاصل نہیں اور اسے اس معرفت سے روشناس کرانے کی ذمہ داری اس زمانہ میں ہماری جماعت پر عائد کی گئی ہے اس ذمہ داری کو ادا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنی استعداد کے مطابق دنیوی علوم اور قرآن مجید کے ذریعہ خدا تعالےٰ کی صفات کی معرفت حاصل کر کے اپنے آپ کو اسلامی تعلیم کا نمونہ بنانے کی کوشش کرے۔ تاکہ اسے ہر رنگ میں اللہ تعالےٰ کا پیار حاصل ہو اور اس زمانہ میں اس پر جو ذمہ داری عائد کی گئی ہے وہ اسے نبھانے کی توفیق پائے آمین۔ (الفضل مؤرخہ ۱۸/۳/۷۹)

اعلانِ نکاح

خاکسار نے مؤرخہ ۱۴/۳/۷۹ کو اپنی بیٹی عزیزہ امۃ اللہ بانو صاحبہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مشتاق احمد صاحب دانی ولد مکرم بشیر احمد صاحب دانی ساکن اونہ گام (کشمیر) مبلغ چھ ہزار روپے حق مہر کے عوض کیا۔

اس خوشی کے موقعہ پر خاکسار نے ۴۳/- روپے اور مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب نے ۲/- روپے مختلف مدات میں ادا کئے ہیں — احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو طرفین کے لئے موجب، رحمت و برکت بنائے اور مثمر ثمراتِ حسنہ کرے آمین۔ خاکسار: حکیم میر غلام محمد صدر جماعت احمدیہ یاری پورہ (کشمیر)

دُعائے مغفرت

افسوس! مکرم چاند پٹیل صاحب احمدی آف ہنچال (کرناٹک) مؤرخہ ۱۲؍ جنوری ۱۹۷۸ء بروز جمعۃ المبارک وفات پا گئے ہیں۔ انّا للّٰہ وانّا الیہ راجعون ۰ مرحوم اپنے گاؤں میں اکیلے احمدی تھے۔ اور بفضلہ تعالےٰ مخلص، صوم و صلوٰۃ کے پابند اور خدمت گزار تھے۔ خدمتِ دین کا بہت جذبہ رکھتے تھے چنانچہ اپنی ایک جائیداد مسجد اور لائبریری کیلئے وقف کر دی ہے۔ فجزاہ اللہ تعالےٰ خیراً

مرحوم خاندانِ حضرت مسیح پاک علیہ السلام سے محبت کرنے والے اور مرکزی نمائندگان کا احترام کرنے والے تھے۔ اپنے پیچھے ایک بیوہ، چھ لڑکیاں اور ایک لڑکا یادگار چھوڑے ہیں۔ لڑکا ابھی کم سن ہے اور دو لڑکیاں غیر شادی شدہ ہیں۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جوارِ قرب میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو آمین۔

جماعت احمدیہ یادگیر کے مخلص افراد نے اس مخلص احمدی کی بروقت تجہیز و تکفین کا سامان کیا جبکہ ہنچال، یادگیر سے قریباً ڈیڑھ سو کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔

(خاکسار: منظور احمد مبلغ یادگیر نزیل قادیان)

اخبارِ قادیان

۰۔ مؤرخہ ۱۸/۳/۷۹ کو محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان اپنے بنگال اور اڑیسہ کے تبلیغی و تربیتی دورے کے سلسلہ میں کلکتہ روانہ ہو گئے۔

۰۔ مؤرخہ ۱۴/۳/۷۹ کو مکرم چوہدری محمد شریف صاحب گجراتی درویش نے اپنے بیٹے مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ سلسلہ کی دعوتِ ولیمہ پر بعد نماز مغرب مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول اور کوارٹرز مہمان خانہ میں ساڑھے پانچصد کے قریب احباب و مستورات کو مدعو کیا۔ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے باعثِ برکت بنائے آمین۔

۰۔ مکرم چوہدری عبد السلام صاحب درویش کے بازو پر زخم کے ٹانکے کھول دیئے گئے ہیں اور زخم آہستہ آہستہ مندمل ہو رہا ہے۔ کامل صحت کیلئے دُعا فرمائیں۔

۰۔ مکرم بھائی عبد الرحیم صاحب دیانت درویش کچھ دنوں سے بیمار چلے آ رہے ہیں اور کمزور ہو گئے ہیں احباب موصوف کی صحت یابی کیلئے دُعا فرمائیں۔

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۸ء　　آخری قسط

ذکرِ حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام

از مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے وکیل المال تحریک جدید قادیان

حضرت عرفانی صاحب رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں کہ حضرت اقدس بچوں کو آدابِ مسجد، بڑوں کا ادب کرنا، رحم کرنا سکھلاتے اور بچوں کی دلداری کا خیال رکھتے تھے ان کی باتوں سے اکتاتے نہیں تھے دینی معاملات میں بچوں کے سوال کو بھی اہمیت دیتے تھے۔

حضرت اقدس چھوٹے بچوں کو سزا دینے کے سخت مخالف تھے چنانچہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کا بیان ہے کہ حضور نے فرمایا کہ ایک جوش والا آدمی جب کسی بات پر سزا دیتا ہے تو اشتعال میں بڑھتے بڑھتے ایک دشمن کا رنگ اختیار کر لیتا ہے۔ البتہ ایک متحمل اور بردبار شخص کو حق پہنچتا ہے کہ کسی مناسب وقت پر کسی حد تک بچہ کو سزا دے یا چشم نمائی کرے اور فرمایا کہ جس طرح اور جس قدر سزا دینے میں کوشش کی جاتی ہے کاش دعا میں لگ جائیں اور بچوں کے لئے سوزِ دل سے دعا کرنے کو ایک حزب مقرر کریں اس لئے کہ والدین کی دعا کو بچوں کے حق میں خاص قبول بخشا گیا ہے۔ اور میں روزانہ التزاماً جو دعائیں مانگتا ہوں ان میں بچوں کے لئے بھی دعائیں شامل ہیں کہ یہ سب دین کے خدام بنیں۔

حضرت عرفانی صاحب رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں کہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب انٹرنس کا امتحان دے کر امرتسر سے واپس آئے آپ کے متعلق سلسلۂ کلام شروع ہوا کسی نے کہا کہ میاں صاحب بہت دبلے ہو گئے ہیں۔ دوسرے نے کہا کہ ان کو اپنی کمزوری کا خیال کر کے محنت تھوڑی کرنی چاہئے کہ ایسا نہ ہو فیل ہو جاؤں۔ اس پر میاں صاحب سے ایک بہت ہی پیار کرنے والے نے حضور کی خدمت میں کہا کہ آپ دعا کریں کہ صاحبزادہ صاحب پاس ہو جائیں۔ اس پر حضور نے جو کچھ فرمایا وہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے تو بھی اس کی پوری قدر نہیں ہو سکتی یہ فقرات آپ کی اندرونی حالت کا راز اور آپ کی پاک سیرت کو عیاں کر کے دکھاتے ہیں فرمایا کہ ہمیں تو ایسی باتوں کی طرف توجہ کرنے سے کراہت پیدا ہوتی ہے۔ ہم ایسی باتوں کے لئے دعا نہیں کرتے ہم کو نہ تو نوکریوں کی ضرورت ہے اور نہ ہمارا یہ منشاء ہے کہ امتحان اس غرض سے پاس کئے جائیں ہاں اتنی بات ہے کہ علوم متعارفہ سے کسی قدر دستگاہ پیدا کریں جو خدمتِ دین میں کام آئے پاس فیل سے تعلق نہیں اور نہ کوئی غرض۔

(سیرۃ مسیح موعود حصہ سوم ص۴۲ تا ص۵۲)

حضرت عرفانی صاحب رضی اللہ عنہ یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ حضور کے لباس خوراک وغیرہ میں بہت سادگی تھی ۱۸۹۳ء میں مباحثہ آتھم کے وقت امرتسر میں آپ کا جس مکان میں قیام تھا ایک حصہ میں آپ رہتے تھے اور دوسرا حصہ مہمانوں سے ایسا بھرا ہوا تھا کہ بہت تکلیف تھی ایک روز بعد مباحثہ حضور واپس تشریف لائے تو کاغذات پڑھنا اور جواب کے لئے یادداشتیں لکھنا تھا۔ میں اور مولوی اللہ دین صاحب امرتسری مدد دے رہے تھے ہم حوالہ جات بائیبل کی فہرست تیار کر کے حضرت اقدس کے پاس لے گئے۔ گھر میں کوئی ایسی جگہ نہ تھی جہاں حضرت علیحدہ بیٹھ سکتے موسم خطرناک گرم تھا حضرت اقدس کوٹھے پر دیوار کے سایہ میں ایک معمولی چٹائی بچھا کر بیٹھے ہوئے تھے اور کاغذات کو پڑھ رہے تھے اس چٹائی پر کوئی دری اور کوئی تکیہ نہ تھا اور وہ اتنی بڑی بھی نہ تھی کہ اس پر اگر آپ لیٹنا چاہتے تو لیٹ سکتے۔

اسی دوران ایک اور مکان میں قیام ہوا آپ کو اسہال کی شکایت تھی آخری دن یہ شکایت بہت بڑھ گئی تھی ہم دونوں کو کسی کام کے لئے اندر جانا پڑا تو دیکھا کہ آپ ایک چٹائی پر اندر لیٹے ہوئے تھے اور وہ اتنی چھوٹی تھی کہ آپ کا نیچے کا جسم گھٹنوں تک زمین پر تھا مگر آپ نہایت بے تکلفی اور سادگی سے اس پر لیٹے ہوئے اُٹھ بیٹھے یہ دیکھ کر جو کچھ ہمارے دلوں پر گذرا نا قابل بیان ہے۔ میاں الہ دین صاحب نے کہا کہ یہاں کوئی دری بچھا دی جائے تو فرمایا نہیں۔ میں سونے کی غرض سے تو نہیں لیٹا تھا کام میں آرام سے حرج ہوتا ہے اور یہ آرام کے دن نہیں ہیں۔

اسی طرح حضرت عرفانی صاحب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ گورداسپور میں کرم دین والے مقدمات کے ایام میں جب آپ جامن کے درخت کے نیچے بیٹھا کرتے تھے تو ہزاروں آدمیوں نے دیکھا کہ آپ کس سادگی اور بے تکلفی سے خدام میں تشریف فرما ہیں وہاں معززین سے اور پرانے کپڑے پہننے والے خادم سے اسی طرح ملاقات فرماتے ہیں اور ہمدردی اور محبت کا ایک ہی رنگ ہوتا ہے۔

اسی طرح کا سادگی کا ایک واقعہ مباحثہ آتھم کے ایام میں ہوا کہ اس تقریب پر بہت سارے مہمان جمع ہو گئے ایک روز حضرت شیخ نور احمد صاحب رضی اللہ عنہ مالک ریاض ہند پریس کی اہلیہ کثرت مشغولیت کی وجہ سے حضرت اقدس کے لئے کھانا رکھنا بھول گئیں۔ رات کا بہت بڑا حصہ گذر گیا اور حضرت نے بڑے انتظار کے بعد استفسار فرمایا تو سب کو فکر ہوئی بازار بھی بند ہو چکا تھا اور کھانا نہ مل سکا یہ صورتِ حال سن کر حضور نے فرمایا کہ اس قدر گھبراہٹ اور تکلف کی کیا ضرورت ہے دستر خوان میں دیکھ لو کچھ بچا ہوا ہو گا وہی کافی ہے دستر خوان میں روٹیوں کے چند ٹکڑے تھے فرمایا یہی کافی ہیں اور ان میں سے ایک دو ٹکڑے لے کر کھا لئے اور بس۔

(سیرۃ مسیح موعود حصہ سوم ص۱۵ تا ص۱۹)

حضرت بابو شاہ دین صاحب سٹیشن ماسٹر پہلے ایک پیر کے مرید تھے اپنے ہم عصر لوگوں میں وہ شراب نوش تھے احمدیت قبول کرنے کے بعد آپ شب زندہ دار اور ولی اللہ ہو گئے بیمار ہو کر قادیان آ گئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حضرت ام المومنین کی علالت کی وجہ سے لاہور جانا پڑا۔ حضور کو مختلف طبقوں اور خیالات کے لوگوں سے ملاقات میں بہت مصروفیت رہی مخالفت بھی ہو رہی تھی باوجود اس کے آپ کو بابو شاہ دین کا کس قدر احساس تھا اور ان کے علاج کا کس قدر خیال تھا وہ اس سے ظاہر ہے کہ لاہور سے آپ نے حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کو ایک خط میں لکھا کہ

"میری دلی خواہش ہے کہ آپ تکلیف اُٹھا کر ایک دفعہ اخویم بابو شاہ دین صاحب کو دیکھ لیا کریں اور مناسب تجویز کریں میں بھی ان کے لئے پانچ وقت دعا میں مشغول ہوں۔ آپ شفقت خلق میں ان کی طرف ضرور توجہ کریں"۔

پھر حضور نے اپنی وفات سے تیرہ دن پہلے ڈاکٹر صاحب کو خط میں لکھا کہ:-

"بابو شاہ دین صاحب کی تعہد اور خبر گیری سے آپ کو بہت ثواب ہو گا میں بہت شرمندہ ہوں کہ ان کے ایسے نازک وقت میں ..... سخت مجبوری کے ساتھ مجھے آنا پڑا اور جس خدمت کا ثواب حاصل کرنے کے لئے میں حریص تھا وہ آپ کو ملا امید کہ آپ ہر روز خبر لیں گے اور دعا بھی کرتے رہیں گے اور میں بھی دعا کرتا ہوں"۔

(سیرۃ مسیح موعود حصہ سوم ص۱۰۵ تا ص۱۰۹)

آخر پر حضرت اقدس کی جو شدید مخالفت ہوئی اس کا کسی قدر تذکرہ مناسب ہو گا آپ کے خلاف بدزبانی ہوئی آپ پر حملہ کیا گیا لیکن آپ نے کمال صبر سے کام لیا حضرت عرفانی رضی اللہ عنہ صاحب لکھتے ہیں کہ:-

۱- ایک شخص نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہوا تھا لاہور کے ایک شارع عام میں اس نے آپ پر حملہ کر دیا جبکہ آپ نماز پڑھ کر گھر جا رہے تھے اور اس نے آپ کو کمر میں ہاتھ ڈال کر گرانا چاہا حضرت سنبھل گئے اور خدام نے حملہ آور کو پکڑ لیا اسے اپنی زبان پر قابو نہ تھا جو منہ میں آیا کہہ رہا تھا۔ لیکن حضور کو حملہ آور کی حرکت کا ذرا بھی خیال نہ آیا اور فرمایا

"جانے دو معذور ہے"

اور سخت تاکیدی حکم دیا کہ کوئی اس کو کچھ نہ کہے اور خلاف عادت ہر دو چار قدم کے بعد مڑ کر دیکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ دیکھو کوئی کچھ نہ کہے یہ معذور ہے حضور مکان پر پہنچ گئے وہ پھر پیچھے آیا اور مکان کے سامنے کھڑے ہو کر اپنی تقریر کرتا رہا مگر حضرت بار بار یہی تقریر فرماتے تھے کہ اس کو کچھ نہ کہا جائے صبر کرنا چاہیئے۔

۲- لاہور میں ایک برہمو لیڈر ایک جلسہ میں حضرت سے کچھ استفسار کر رہے تھے اسی دوران ایک بدزبان مخالف نے آ کر نہایت دلآزار اور گندے حملے آپ پر کئے حضرت اسی طرح خاموش بیٹھے رہے گویا کچھ ہو ہی نہیں رہا یا کوئی نہایت ہی شیریں مقال گفتگو کر رہا ہے

دس بہ بہو لیڈر نے اسے منع کرنا چاہا مگر افسوس اس نے پرواہ نہ کی حضرت نے فرمایا کہ اسے کچھ نہ کہیں اسے کہنے دیجئے آخر وہ خود ہی بکواس کر کے تھک گیا اور اُٹھ کر چلا گیا۔

آپ اسے جب کہ آپ کے نکتے اپنے مکان سے نکلوا سکتے تھے۔ لیکن آپ نے کامل ضبط کا نمونہ دکھایا وہ لیڈر بہت متأثر ہوا اور اس نے کہا کہ یہ آپؑ کا بہت بڑا اخلاقی معجزہ ہے

۳۔ حضرت مولوی عبد الکریم صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت اقدس مجلس میں کسی دشمن کا ذکر نہیں کرتے تھے اور اگر کسی کی تحریک کا ذکر آجائے تو بُرے نام سے یاد نہیں کرتے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ کے دل میں جلانے والی آگ نہیں تھی اور جس طرح کی ایذا قوم نے آپ کو دی ہے اور جو سلوک مولویوں نے کیا ہے اگر آپ واقعی کسی دنیادار کی طرح محسوس کرتے تو رات دن کڑھتے رہتے اور ایر پھیر کر کے انہیں کا ذکر درمیان میں لاتے اور ایسے پریشان ہو جاتے کہ کام میں خلل آجاتا۔

ایک روز حضورؑ نے فرمایا کہ میں اپنے نفس پر اتنا قابو رکھتا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے میرے نفس کو ایسا مسلمان بنایا ہے کہ اگر کوئی شخص ایک سال بھر بیٹھ کر میرے سامنے گالیاں دیتا رہے۔ آخر وہی شرمندہ ہوگا اور اسے اقرار کرنا پڑے گا کہ وہ میرے پاؤں جگہ سے نہ اُکھاڑ سکا۔

(سیرۃ مسیح موعود حصہ سوم ص۱۱۸ تا ص۱۲۱)

حضرت مولوی عبد الکریم صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت اقدس کی استقامت اور قوتِ قلب کسی ڈرانے اور مرعوب کرنے والے نظارہ سے متأثر نہیں ہوتی کوئی ہولناک یا غم انگیز واقعہ آپ کی توجہ کو منتشر اور آپ کو اپنے سپرد کام سے غافل نہیں کر سکتا اقدام قتل کا مقدمہ ایک مذہب والوں نے آپ پر دائر کیا مسلمان بھی آپ کے خلاف اس میں شامل ہو گئے ایک دنیا دار کا دل پریشان کرنے اور حواس میں خلل اندازی کرنے کو یہ امر کافی تھا لیکن حضرت کے کسی معاملہ میں لکھتے ہیں، معاشرت میں احباب سے کشادہ پیشانی اور نرمی سے ملنے میں غرض کسی بات میں فرق نہ آیا۔ کوئی قیاس بھی نہیں کر سکتا تھا کہ آپ پر کوئی مقدمہ ہے، کوئی خوفناک خبر کہ فلاں شخص نے مخبری کی ہے، فلاں جگہ بڑی بڑی سازشیں آپ کے خلاف ہو رہی ہیں، آپ نے مرعوب دل سے نہیں سنیں۔ آپ ہمیشہ فرماتے ہیں کہ کوئی معاملہ زمین پر واقع نہیں ہوتا جب تک آسمان پر طے نہ ہو جائے اور ارادۂ الٰہی کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا اور اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کو ذلیل اور ضائع نہیں کرے گا۔ دہلی، پٹیالہ

جالندھر، کپورتھلہ، امرتسر، لاہور اور سیالکوٹ کے مخالفوں کے ناگوار نظاروں میں میں آپ کے ساتھ رہا ہوں اور مخالفوں کی دلآزار کوششوں کے مقابل میں آپ کا حیرت انگیز صبر اور حلم اور ثبات دیکھا ہے۔

(سیرۃ مسیح موعود حصہ سوم ص۱۲۱ و ص۱۲۲)

حضرت عرفانی صاحب مخالفت کے دو نظارے بیان کرتے ہیں ایک یہ کہ امرتسر کے قیام پر آپ کو مخالفوں نے وہ طوفانِ بے تمیزی برپا کیا کہ وہاں کی پولیس اور مقامی حکام کو حضرت اقدسؑ اور آپ کے خدّام کی حفاظت کا خاص انتظام کرنا پڑا۔ آپ کی گاڑی پر دور تک پتھر برس رہے تھے۔ حضورؑ پورے مطمئن اور مستقیم الاحوال تھے آپ کو نہ کسی قسم کا خوف تھا اور نہ غم و غصّہ بلکہ آپ کے رحم اور لطف کے جذبات جوش میں تھے اور آپ مسلمانوں کی اس حالت پر افسوس کرتے تھے۔ کسی شخص کو آپ نے سختی اور بدنامی سے جواب نہ دیا اور ان کے لئے دعا کی۔

دوسرا نظارہ ۱۹۰۴ء کا ہے جب حضور سیالکوٹ تشریف لے گئے آپ کی متوقع آمد پر مخالفوں نے ان لوگوں کو بلایا جو احمدیت کی نازیبا مخالفت میں بڑا درجہ پا چکے تھے اور وہاں مخالفت کا بازار گرم ہو گیا تھا اور لوگوں کو یہ ہدایت کی گئی کہ وہ حضورؑ کی زیارت نہ کریں اور یہاں تک بھی کہا گیا کہ جو شخص وہاں جائے گا اس کی عورت پر طلاق ہو جائے گی۔ جس راستہ سے حضور نے جلسہ گاہ کو جانا تھا وہاں مختلف مقامات پر وعظ کے اڈے بنائے گئے۔ جہاں حضور کو گالیاں دینے بدزبانی اور ٹھٹھا کرنے کا کام کیا گیا ظاہر تو یہ کیا گیا تھا کہ وہاں معارفِ قرآن بیان ہوں گے لیکن وہاں گالیوں کے سوا اور کوئی شغل نہ تھا حضور گالیاں سُنتے ہوئے پورے وقار اور صبر و سکون سے گذر گئے۔

جس روز حضور واپس ہوئے تو ان بدمزاج مخالفین نے حد ہی کر دی۔ جماعتِ احمدیہ کے ایک پُرانے اور شدید دشمن اخبار اہلحدیث امرتسر نے اس کا نقشہ ان الفاظ میں بیان کیا ہے:۔

"چنانچہ ان (مخالف مسلمانوں) سے جہاں تک ہو سکا مرزا صاحب کا ساتھ دیا۔ روانگی کے وقت بدستور ریلوے سٹیشن تک جیسا استقبال کیا اس سے بڑھ کر انتہاء کیا۔ بلکہ ایک مزید بات یہ بھی ہوئی جو سچ تو یہ ہے کہ مسلمانوں نے قادیانی کی کشش کی جہاں اپنے اسلامی اخلاق کو بھی بالائے طاق رکھ دیا چلتی گاڑی سے ایک طرف پرہ باندھ کر کھڑے ہو گئے اور مرزا صاحب کی مستورات کے آگے جوش جنوں میں ننگے ہو کر ناچے"

اور پھر ان لوگوں نے پتھر مارے لیکن حضور ان ظالموں کو دیکھتے اور ان کے لئے دعا کرتے تھے"۔

(سیرۃ مسیح موعود حصہ سوم ص۱۲۹ تا ص۱۳۳)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز رات کو بالاخانہ میں حضرت مولوی عبد الکریم صاحب نے سنی ایسی درد سے جیسی بچہ پیدا ہونے کے وقت کوئی عورت چلاتی ہے۔ حضور فرما رہے تھے اگر لوگ تیرے عذاب سے تباہ ہو گئے تو کون ایمان لائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے منظوم کلام میں ان مخالفین کے بارے میں اپنے دردِ دل کا بار بار اظہار کیا ہے مثلاً فرماتے ہیں کہ اس وقت تو میری قوم میرے مقام کو شناخت نہیں کرتی لیکن کسی وقت میرے خوشتر وقت کو یاد کر کے روئے گی انہوں نے مجھے بُرا بھلا کہنا عبادت شمار کر رکھا ہے ان کی نظر میں میں ہر ایک جھوٹے سے زیادہ ہوں پھر اپنے دل کو مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ اے دل! تو ان کا خیال رکھ کہ آخر یہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے دعویدار ہیں:۔

یہ اشعار ذیل ہیں:۔

امروز قوم من نشناسد مقامِ من
روزے بگریہ یاد کند این وقتِ خوشترم
بدگفتنم ز نوعِ عبادت شمردہ اند
در چشمِ شاں پلید تر از ہر مزوّرم
اے دل تو نیز خاطرِ ایناں نگاہ دار
کآخر کنند دعویٔ حبِّ پیمبرم

اللہ تعالیٰ کے حضور علیہ السلام سے یہ وعدے پورے ہوتے اور ہو رہے ہیں اور آپ کو ایک کروڑ فدائی افراد پر مشتمل جماعت عطا ہوئی ہے جو تیزی سے ترقی پذیر ہے۔ یہی جلسہ سالانہ جس کا آغاز پہلی بار صرف اندرونِ ملک کے پچھتر احباب کی حاضری سے ہوا تھا۔ ربوہ میں اس میں ڈیڑھ لاکھ احباب شریک ہوتے ہیں جن میں متعدد بعید ترین ممالک کے احمدی بھائی بھی ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بانوے بچیانوے سال پہلے ان الفاظ میں حضور سے وعدہ فرمایا تھا:۔

Though all men should be angry but God is with you. Words of God can not exchange. I love you. I shall give you a large party of Islam.

اللہ تعالیٰ نے آپ سے یہ وعدہ بھی فرمایا تھا کہ:۔

"خدا ... تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا ... سب وہ لوگ جو تیری ذلت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رکھنے کے درپے اور تیرے نابود کرنے کے خیال میں ہیں وہ خود ناکام رہیں گے اور ناکامی و نامرادی میں مریں گے۔ لیکن خدا تجھے بکلّی کامیاب کرے گا اور تیری ساری مُرادیں تجھے دے گا۔ میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا"۔

آل بنگال احمدیہ مسلم کانفرنس

اللہ تعالیٰ کے فضل سے تیسری آل بنگال احمدیہ مسلم کانفرنس امسال بھی کلکتہ میں منعقد ہو رہی ہے۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان کی منظوری سے یہ دو روزہ کانفرنس انشاء اللہ مورخہ ۷ و ۸ اپریل ۱۹۷۹ء بروز ہفتہ و اتوار ہوگی احباب جماعتہائے ہندوستان خصوصاً مغربی بنگال سے اس میں شرکت کی درخواست ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اس کانفرنس کو ہر جہت سے بابرکت بنائے اور سعید روحیں حلقہ بگوش اسلام ہوں۔

مہمانانِ کرام کے قیام و طعام کا انتظام مقامی جماعت کے ذمّہ ہے البتہ جو دوست اس کانفرنس میں شرکت کیلئے تشریف لائیں قبل از وقت مندرجہ ذیل ایڈریس پر مطلع فرمائیں:۔

SULTAN AHMAD ZAFAR
AHMADIYYA MUSLIM MISSIONARY
2.05, NEW PARK STREET
CALCUTTA -17

والسلام
خاکسار
محمد نور عالم احمدی
امیر جماعت احمدیہ کلکتہ

جماعتِ احمدیہ بانسرہ کا کامیاب تبلیغی جلسہ
تین افراد کا قبول احمدیت

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ کلکتہ

مورخہ ۱۸ فروری بروز اتوار شام بعد نماز مغرب مکرم محمد یونس علی صاحب غازی نو احمدی نے اپنے گاؤں بانسرہ میں ایک تبلیغی جلسے کا انعقاد کیا۔ اس جلسہ کی صدارت خاکسار نے کی عزیزم عصمت اللہ صاحب ابن مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے کلکتہ کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم محمد اسلم صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم روشن علی صاحب بانسرہ نے اس جلسہ کی غرض وغائیت بیان کی۔ بعدہٗ مکرم روشن علی صاحب کے ایک چھوٹے بچے عزیز افضل احمد نے بڑے پیارے انداز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک پر تقریر کی اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے سیکرٹری تبلیغ کلکتہ کی تھی آپ نے۔ قرآن مجید۔ احادیث۔ وید۔ گیتا اور بائیبل کے حوالہ جات کو پیش کرتے ہوئے اس زمانہ میں مبعوث ہونے والے موعود اقوام عالم کی صداقت اور عقائد و تعلیمات پر بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض اور مقام و منصب بیان کیا۔

تیسری تقریر مکرم مولوی نورالاسلام صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ ڈائمنڈ ہاربر نے کی۔ آپ نے اسی زمانہ کے مسلمانوں کی زبوں حالی کا نقشہ کھینچتے ہوئے بتایا کہ وہ تمام علامات جو آنحضرت صلعم نے بیان فرمائی تھیں وہ پوری ہو چکی ہیں۔ پس ضروری تھا کہ اس زمانہ کا مصلح امام مہدی علیہ السلام دُنیا میں ظاہر ہوتے جن کی صداقت کے لئے چاند اور سورج کو رمضان کے مہینہ میں عین پیشگوئی کے مطابق گرہن بھی لگا۔ فاضل مقرر نے دجال اور یاجوج ماجوج کے ظہور کی پیشگوئی پر بھی مدلل رنگ میں روشنی ڈالی۔

اس دوران شیخ ودود عالم۔ شیخ اکمل احمد اور عصمت اللہ نے نظمیں پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ سب سے آخر میں خاکسار نے اپنی صدارتی تقریر میں جماعت احمدیہ کے خلاف پھیلائی گئی غلط فہمیوں کا ازالہ کرتے ہوئے حاضرین سے اپیل کی کہ وہ سُنی سنائی باتوں پر ایمان لانے کی بجائے خود تحقیق کریں۔ اسی ضمن میں خاکسار نے اسلام کی حسین تعلیم اور بانی اسلام حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک اسوہ کو پیش کیا۔ اس اجلاس کے بعد حاضرین جلسہ میں سے تین افراد نے سلسلہ احمدیہ کے فارم بیعت کو پُر کر کے احمدیت یعنی حقیقی اسلام قبول کیا اللہ تعالیٰ انہیں صبر و استقامت بخشے اور روحانی جسمانی ترقیات عطا فرمائے۔ لمبی پُرسوز دُعا کے بعد جلسہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ۔

بنگباسی کالج کلکتہ میں احمدی مبلغ کی تقریر

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج کلکتہ

بنگباسی کالج کلکتہ کے پروفیسر ریورنڈ وائی۔ ڈی۔ تیواڑی نے خاکسار کو اس سال بھی کالج کی ہفتہ وار اسپیشل کلاس کے سامنے لیکچر دینے کی دعوت دی۔ ایک سال قبل خاکسار نے اسی کالج میں "پانچ ارکان اسلام" کے عنوان پر لیکچر دئے تھے۔ اس سال بانیٔ اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک سیرت وسوانح پر دو لیکچر دینے کا موقعہ دیا۔ چنانچہ مورخہ ۵ اور ۱۲ فروری شام سات بجے سے ساڑھے آٹھ بجے تک ڈیڑھ ڈیڑھ گھنٹہ کا یہ پروگرام رہا دونوں روز مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے سیکرٹری تبلیغ کلکتہ بھی تشریف لے جاتے رہے۔

خاکسار نے اپنی ان دونوں تقاریر میں بالاختصار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی کے حالات۔ آپ کی تعلیمات۔ آپ کے احسانات بنی نوع انسان پر اور آپ کے اخلاق فاضلہ واقعات کی روشنی میں بیان کرتے ہوئے آپ کا ارفع واعلیٰ مقام پیش کیا اور بائیبل کی چند ان پیشگوئیوں کو بھی پیش کیا جو آپ کی بعثت سے پوری ہوئیں۔ اور جو آپ کی صداقت کا زندہ ثبوت ہیں۔ علاوہ ازیں رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگوں کے بارے میں مدلل رنگ میں ثابت کیا کہ وہ جارحانہ نہیں بلکہ دفاعی حیثیت رکھتی تھیں۔ خدا کے فضل سے سامعین نے نہایت ذوق وشوق کا مظاہرہ کیا۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے بہترین نتائج برآمد فرمائے اور قبول حق کے لئے لوگوں کے سینوں کو کھولے اور نور اسلام سے منور کرے۔ آمین

لکھنؤ کے مانو دھرم سمیلن میں احمدی نمائندہ کی تقریر

مورخہ ۲، ۳، ۴ مارچ ۱۹۷۹ء کو لکھنؤ میں مانو دھرم سمیلن منعقد ہوا۔ یہ سمیلن مانو اتحاد سمیتی کی طرف سے جس کے پردھان مہاراج سوامی ستیہ پال جی ہیں منعقد ہوا۔ سمیلن کی خوب تشہیر کی گئی۔ ہمارے نام بھی اُس میں شرکت کے لئے دعوت نامہ آیا۔

ہم نے ۲ مارچ کو جا کر سمیتی کے سیکرٹری صاحب سے رابطہ قائم کر کے لٹریچر پیش کیا اور تقریر کا وقت لیا۔ اس جلسہ میں پچیس ہزار کے قریب سامعین نے شرکت کی سیکرٹری صاحب موصوف نے بتایا کہ کسی کی دلآزاری والی بات تقریر میں نہیں کہی جانی چاہئے۔ اس کا انکو یقین دلا دیا گیا۔ چنانچہ خاکسار نے مورخہ ۳ مارچ کو اس سمیلن میں تقریر کی۔ جس میں سوامی جی کو خوش آمدید کہتے ہوئے اسلام کی حسین تعلیم کو مختصر رنگ میں پیش کیا۔ اور آخر میں ضرورت زمانہ کے لحاظ سے ایک مصلح کے آنے کی ضرورت بتا کر ذکر کیا کہ اس زمانہ کے لئے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعودؑ بن کر مبعوث ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تقریر پسند کی گئی۔ حاضرین کے سوالات کے جوابات بھی دئے گئے۔ اور آخر میں سوامی جی کی خدمت میں جماعت احمدیہ کا لٹریچر پیش کیا گیا۔ اس اجلاس میں تقریر وغیرہ کے سلسلہ میں خاکسار کے ساتھ محترم حاجی محمد عبدالقیوم صاحب صدر جماعت مکرم ڈاکٹر محمد اشفاق صاحب اور مکرم محمد مشتاق صاحب نے خوب تعاون کیا۔ جزاھم اللہ تعالیٰ۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہماری مساعی میں برکت ڈالے آمین۔

خاکسار۔ سیٹھ داؤد احمد بھٹی قائد مجلس خدام الاحمدیہ لکھنؤ۔

ماہانہ رپورٹ بھجوانے والی لجنات

جن لجنات کی طرف سے ماہ اکتوبر میں ماہانہ رپورٹ موصول ہوئی :۔

قادیان۔ حیدر آباد۔ سکندر آباد۔ مدراس۔ بنگلور۔ شموگہ۔ کانپور۔ کلکتہ۔ پٹنہ۔ برہ پورہ ساگر۔ کوڈالی۔ کرونا گاپلی۔ پینکال۔ بھدرک۔ کیندرا پاڑہ۔ راٹھ۔ ارکہ پٹنہ۔ بھرت پورہ۔ برلیشہ کینانور۔ سورو۔ دھوان ساہی۔

ناصرات الاحمدیہ۔ اکتوبر :۔ قادیان۔ حیدر آباد۔ شموگہ۔ کرڈاپلی۔

لجنہ اماء اللہ کی ماہانہ رپورٹیں ماہ نومبر :۔ قادیان۔ حیدر آباد۔ بنگلور۔ شموگہ۔ شاہجہانپور کانپور۔ کلکتہ۔ رانچی۔ برہ پورہ۔ ساگر۔ کوڈالی۔ کرونا گاپلی۔ کیرنگ۔ پینکال۔ بھدرک۔ کرڈاپلی کیندرا پاڑہ۔ راٹھ۔ ارکہ پٹنہ۔ بھرت پورہ۔ برلیشہ۔ سورو۔

ناصرات الاحمدیہ۔ ماہ نومبر :۔ قادیان۔ حیدر آباد۔ بنگلور۔ کرڈاپلی۔ کلکتہ۔

لجنہ اماء اللہ کی رپورٹیں۔ ماہ دسمبر :۔ قادیان۔ حیدر آباد۔ سکندر آباد۔ بنگلور۔ شموگہ۔ کانپور۔ کلکتہ۔ رانچی۔ برہ پورہ۔ ساگر۔ کیرنگ۔ پینکال۔ بھدرک۔ کیندرا پاڑہ۔ سرلو نیا گاؤں۔ راٹھ۔ بھرت پورہ۔ برلیشہ۔

ناصرات الاحمدیہ۔ ماہ دسمبر :۔ قادیان۔ حیدر آباد۔ بنگلور۔ کلکتہ۔

لجنات متوجہ ہوں

آج کل ڈاک کے اخراجات بڑھ جانے کی وجہ سے اکثر لفافے بیرنگ ہو کر ملتے ہیں۔ اس لئے تمام لجنات کی اگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آپ رپورٹیں وغیرہ بُک پوسٹ کے ذریعہ بھجوایا کریں۔ یا زائد ٹکٹ لگا دیا کریں۔ تاکہ ڈبل خرچ نہ ہو۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

درخواست دعا

عزیز سید محمود احمد صاحب نے پٹنہ سے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ اُن کے والد محترم سید فضل احمد صاحب پٹنہ میں تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔ موصوف کی بیماری کی تفصیل تاحال موصول نہیں ہوئی۔

احباب جماعت اپنے مخلص بھائی کے لئے دردِ دل سے دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انکو صحتِ کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور پہلے سے زیادہ خدماتِ دینیہ کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

خاکسار۔ مرزا وسیم احمد
امیر جماعتِ احمدیہ قادیان

ٹرینیڈاڈ جماعتہائے جنوبی امریکہ کا جلسۂ سالانہ

بقیہ صفحہ اوّل

کیبر پنتھی ہائی اسکول میں جلسہ

طے شدہ پروگرام کے مطابق علاوہ جلسہ سالانہ کے چار مختلف مقامات پر تبلیغی و تربیتی پبلک جلسوں کا انعقاد عمل میں آیا جن میں سے دو جلسے جلسہ سالانہ سے قبل منعقد ہوئے اور دو بعد میں۔ چنانچہ سب سے پہلا پبلک جلسہ مورخہ ۲۳ر نومبر کی شام کو کیبر پنتھی ہائی اسکول کے ہال میں جو ایک گاؤں ہے میں منعقد ہوا۔ عنوان تھا احمدیت کیا ہے؟ اس موقعہ پر تینوں مبلغین سلسلہ نے جماعت احمدیہ کے قیام کا پس منظر اغراض و مقاصد اور اس کے ذریعہ پیدا کردہ عالمگیر روحانی انقلاب پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔

جماعت احمدیہ کاراتال کے زیر اہتمام پبلک جلسہ

مورخہ ۲۱ر نومبر کو بعد نماز جمعہ مقامی اور بیرونی احباب کا قافلہ متعدد کاروں پر کاراتال روانہ ہوا۔ کاراتال سڑک کے کنارے ایک چھوٹا گاؤں ہے یہاں جماعت نے لب سڑک ہی ٹینٹ لگا کر اور کرسیاں بچھا کر شام کے جلسہ کا انتظام کیا۔ پہلے مہمانوں کی خدمت میں پُرتکلف ڈنر پیش کیا گیا اور پھر نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد ساڑھے سات بجے شب آج کا اجلاس شروع ہوا جس کا موضوع تھا "قرآن کریم ایک مکمل اور کامل ذریعہ ہدایت ہے"۔ مقررین میں مکرم مولوی حنیف یعقوب صاحب مبلغ انچارج ٹرینیڈاڈ، مکرم مولوی محمد صدیق صاحب سورینام اور خاکسار شامل تھے۔ حاضرین میں بہت سے ہندو اور دوسرے غیر از جماعت لوگ بھی موجود تھے۔ چنانچہ تینوں مقررین نے باری باری قرآن کریم کی خوبیاں (کمالات) الہامی اور زندہ کتاب ہونے کے متعلق تفصیل سے بیان کیا اور سلسلہ احمدیہ کے قیام اور وحی و الہام کے متعلق اس زمانہ میں اس کا اعلیٰ ترین نمونہ حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی ذات پر نزول وحی کی صورت میں موجود ہونے کو قرآن کریم کے زندہ اور منجانب اللہ ہونے کے زندہ ثبوت کے طور پر پیش کیا۔ اس طرح جماعت احمدیہ کی خدمت قرآن کے کارنامہ کو جو مختلف تراجم کی صورت میں اطراف عالم میں انجام دے رہی ہے بھی حاضرین کے سامنے کھول کر پیش کیا گیا اس جلسہ کی صدارت مکرم پریذیڈنٹ صاحب جماعت ٹرینیڈاڈ نے کی جو بفضلہ اپنے اثرات و نتائج کے لحاظ سے اور حاضری کے اعتبار سے بھی

نہایت کامیاب رہا۔ الحمد للہ

احمدیہ کیبریبین کونسل کی مجلس شوریٰ کا چوتھا سالانہ اجلاس

مورخہ ۲۵ر نومبر کی شام کو حسب پروگرام مغرب و عشاء کی نمازوں کی ادائیگی کے بعد مسجد احمدیہ گیدی میں احمدیہ کیبریبین کونسل کا اجلاس شروع ہوا۔ جس کی صدارت پریذیڈنٹ کونسل مکرم حنیف یعقوب صاحب نے کی اس اجلاس میں تینوں ملکوں کے نمائندگان نے شرکت کی کارروائی کا آغاز کلام پاک کی تلاوت سے ہوا۔ بعدہ صاحب صدر نے نمائندگان کو خوش آمدید کہتے ہوئے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا پیغام پڑھ کر سنایا اور پھر محترم وکیل التبشیر صاحب کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد پچھلی مجلس شوریٰ منعقدہ سورینام کی رپورٹ پیش کی گئی جو کہ سیکرٹری محمد حسین صاحب نے پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ تعمیل فیصلہ جات دوران سال کے سلسلہ میں بحث کا آغاز ہوا اور بعض متفرق امور زیر غور آئے نمائندگان کو بتایا گیا کہ:-

- جارج ٹاؤن گیانا میں احمدیہ ہیڈ کوارٹرز کے طور پر اور مرکزی مسجد کی تعمیر کے لئے ایک موزوں جائیداد خریدی جا چکی ہے الحمد للہ
- مبلغین کا جزائر کیریبین کا تبلیغی دورہ وسط ۷۹ء میں ہوگا انشاء اللہ
- مشنری سکول کا اجراء مزید غور اور انتظامات کے لئے دوسرے وقت کے لئے اٹھا رکھا گیا ہے۔
- لنڈن کانفرنس میں کیریبین ممالک کی نمائندگی خاکسار محمد اسلم قریشی مبلغ گیانا نے کی۔
- احمدی خواتین کو اپنی تجاویز احمدیہ کیریبین کونسل میں زیر غور لانے کے لئے اپنا اجلاس ایک روز قبل طلب کر کے اور اس میں طے کر کے بھجوانی چاہئیں۔
- ٹرینیڈاڈ، گیانا اور سورینام کے مشنوں کی دوران سال ساعی کی رپورٹیں پیش کی گئیں۔

عمومی بحث کے دوران آئندہ کے لئے مندرجہ سفارشات مرتب کی گئیں

(۱) کیریبین کے علاقے میں جماعت کے نیوز بلیٹن اور پمفلٹس کے ذریعہ احمدیہ کیریبین کونسل کی سرگرمیوں کی وسیع تر اشاعت کی جائے۔

(۲) تعلیم یافتہ احباب اپنے علم میں اضافے اور غیر از جماعت پڑھے لکھے طبقہ میں

تبلیغ کی خاطر لندن مشن کا رسالہ اسلام ریویو اپنے نام جاری کروائیں جو عمدہ اور تبلیغی مضامین اسلام اور احمدیت کے بارے میں پیش کرتا ہے۔

۳۔ کیریبین کے علاقے میں مرکز سے ایک افریقن ٹرینڈ مبلغ بھجوانے کی درخواست کی جائے۔

۴۔ آئندہ سال کے لئے اے۔سی۔سی کے صدر مکرم مولوی محمد حنیف یعقوب صاحب اور سیکرٹری مسٹر حسین محمد ہونگے

۵۔ اگلا جلسہ سالانہ ۲۴ و ۲۵ر نومبر ۱۹۷۹ء کو ہوگا۔

لجنات اماء اللہ گیانا، سورینام اور ٹرینیڈاڈ کا مشترکہ اجلاس

دریں اثناء جبکہ مرد نمائندگان اپنی مجلس شوریٰ میں مشغول تھے خواتین نمائندگان نے اپنا لجنہ اماء اللہ کا مشترکہ اجلاس منعقد کیا اور اپنی اپنی تنظیموں کی کارکردگی سے ایک دوسرے کو مطلع کیا اس باہمی تبادلہ خیالات سے انہیں ایک دوسرے کے تجربات اور طریقہ کار سے واقفیت ہوئی اور انہوں نے اپنے ہاں انہیں رائج کرنے کا عزم کیا مثلاً دستکاری کی نمائش اور سالانہ اجتماعات کا انعقاد وغیرہ۔

جلسہ سالانہ کا انعقاد

مورخہ ۲۶ر نومبر ۷۸ء کو سب سے بڑی تقریب یعنی جلسہ سالانہ کا انعقاد عمل میں آیا۔ چنانچہ ظہر و عصر کی نمازوں کی ادائیگی کے بعد بعد دوپہر جلسہ کی کارروائی کا آغاز زیر صدارت جناب ریاست علی کاظم صاحب شروع ہوا تلاوت قرآن کریم مکرم مولوی محمد صدیق صاحب سورینام نے فرمائی جس کے بعد مکرم مولوی محمد حنیف یعقوب صاحب مبلغ انچارج ٹرینیڈاڈ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور محترم وکیل التبشیر صاحب تحریک جدید کے ردح پرور پیغامات پڑھ کر سنائے (حضور کے پیغام کا متن اسی اشاعت کے صفحہ اوّل پر ملاحظہ فرمائیں)

پیغامات سنائے جانے کے بعد احمدیہ مشنز گیانا، سورینام اور ٹرینیڈاڈ کی سالانہ رپورٹس پیش کی گئیں۔ جن میں دوران سال کی کارکردگی پر روشنی ڈالی گئی ان کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ ٹرینیڈاڈ کی مساعی کی رپورٹ سیکرٹری خدام الاحمدیہ مکرم امتیاز حسین صاحب نے پڑھ کر سنائی خدام کی رپورٹ کے بعد محترم طالب یعقوب علی صاحب نے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی ایک مطبوعہ تقریر "ذکر حبیب" کے موضوع پر پڑھ کر سنائی جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چشمدید معجزات و نشانات بیان کئے گئے تھے۔

اس کے بعد طبقی عنوان کی تقریر کا آغاز ہوا سب سے پہلے مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مبلغ انچارج سورینام نے "اسلام کی خوبیاں" کے عنوان پر اردو میں ایک مدلل اور مبسوط تقریر کی جس کا بعد ازاں انگریزی خلاصہ مکرم حسن حسین صاحب نے حاضرین کو پڑھ کر سنایا۔

آپ کی مدلل تقریر کے بعد خاکسار کی تقریر بعنوان "لنڈن کی بین الاقوامی کانفرنس حضرت مسیح کی صلیبی موت سے نجات" کے متعلق تاثرات شروع ہوئی خاکسار نے اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتے ہوئے کہ خاکسار کو اس نے مرکز سلسلہ سے واپسی سفر کے دوران لنڈن میں اس تاریخی کانفرنس میں شرکت کی سعادت بخشی احباب کو لنڈن کانفرنس کے تینوں دن کی کارروائی کا خلاصہ بتایا اور اس کے نتیجہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش کردہ نظریہ کہ حضرت مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے اور آپ نے کشمیر میں اپنا مشن مکمل کرنے کے بعد طبعی موت وفات پائی کی عالمگیر شہرت اور اشاعت کا ذکر کیا۔

خاکسار کے بعد مکرم مولوی محمد حنیف یعقوب صاحب مبلغ انچارج ٹرینیڈاڈ نے کیریبین کے علاقے میں احمدیت کے اثرات کے موضوع پر تقریر فرمائی آپ نے اپنی تقریر میں ان علاقوں میں جماعت کے قیام کی ابتداء سے لے کر آج تک کی ترقی کا جائزہ لیا اور جماعت کے ذریعہ مساجد اور مشنوں کے قیام لٹریچر کی اشاعت جماعت کے اثر و رسوخ میں تدریجی ترقی اور مخلصین جماعت کی خاص خاص قربانیوں کا ذکر کیا۔

اس تقریر کے بعد سیکرٹری ٹرینیڈاڈ جماعت مسٹر حسن حسین نے بعض بیرونی مشنوں سے آئے ہوئے مبارکباد کے دعائیہ پیغامات پڑھ کر سنائے اور پھر مکرم حسن بخش صاحب نمائندہ وفد گیانا اور مکرم رستم محمود صاحب نمائندہ وفد سورینام نے اپنے اپنے وفود کی جانب سے میزبان جماعت کا شکریہ ادا کیا بالآخر اجتماعی دعا کے بعد جو مکرم مولوی محمد صدیق صاحب نے کرائی یہ بابرکت تقریب اختتام کو پہنچی۔ الحمد للہ

جلسہ کے بعد جملہ حاضرین کو ڈنر پیش کیا گیا جو جماعت کے خدام نے لجنہ کی مدد سے تیار کیا تھا کلو جمیحا کا یہ منظر بہت خوشکن اور ایمان افروز تھا

لیکچر اسلام اور عیسائیت کا موازنہ

مورخہ ۲۷ر نومبر کو جلسہ سالانہ کے اگلے مقام جیگنہ مارٹن کے کمیونٹی سنٹر میں جماعت کی طرف سے ایک جلسہ رات کے وقت

منعقد کیا گیا جس کا عنوان تھا "اسلام اور عیسائیت"۔ اس پروگرام میں تینوں مبلغین اسلام نے تقاریر کیں۔ پہلی تقریر خاکسار نے "مسیح کی آمد ثانی" پر کی۔ دوسری تقریر مکرم حنیف یعقوب صاحب نے بعنوان اسلام اور عیسائیت کا موازنہ پر کی اور اسلام کی سچائی اور عند اللہ قابل قبول مذہب ہونے کو ثابت کیا۔ اور تیسری تقریر میں مکرم مولوی محمد صدیق صاحب نے اُردو میں دونوں تقریروں کا خلاصہ بیان کیا۔ (سورنیام کے دوست یا اُردو سمجھ سکتے ہیں یا پھر ڈچ زبان اس لئے اُن کے استفادہ کیلئے ہر جلسہ میں اُردو پروگرام ضرور رکھا جاتا رہا۔)

تبلیغی سلائیڈز شو

کمیونٹی سنٹر کے مذکورہ لیکچر پروگرام کے بعد مسٹر جارج حسین کے ہاں لندن کانفرنس کے متعلق تبلیغی سلائیڈز بذریعہ پروجیکٹر بھی دکھانے کا اہتمام کیا گیا۔ یہ سلائیڈز خاکسار نے تیار کی تھیں جنہیں دیکھ کر احباب جماعت اور بعض غیر از جماعت احباب بھی جماعت کی تنظیم اور اس کے تبلیغی کام سے بہت متاثر ہوئے۔

TEXACO ریفائنری کی سیر اور ٹاؤن ہال سان فرنینڈو میں اسلام اور حرمت شراب پر لیکچر

مورخہ ۲۸ نومبر کا دن بھی بہت مصروف اور مفید رنگ میں بسر ہوا۔ صبح نو بجے پانچ کاروں میں بیرونی وفود کے ارکان کو پہلے مقامی جماعت کے انتظام کے مطابق یہاں کے ایک مشہور مقام [illegible] سیر کے لئے لے جایا گیا۔ جہاں دستِ قدرت نے زمین کی سطح پر ہی تارکول کا ایک نہ ختم ہونے والا ذخیرہ عطا کیا ہوا ہے یہ جگہ جو ایک مربع میل رقبہ پر پھیلی ہوئی ہے تارکول کی جھیل کہلاتی ہے اور یہاں سے مشینوں کے ذریعہ جہازوں کے جہاز بھر کر تارکول دوسرے ملکوں کو جاتی ہے۔ اسی علاقے کے ارد گرد بہت سے تیل کے کنوئیں بھی کام کرتے نظر آئے۔ اس سیر کا انتظام اس کارخانے میں کام کرنے والے ایک احمدی دوست محمد علی صاحب نے کیا تھا جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

سیر و سیاحت سے فراغت کے بعد شام ڈنر ماراببیلا کی جماعت کے دوست الشن علی صاحب کے ہاں مہمانوں کو پیش کیا گیا نماز مغرب عشاء بھی یہیں جمع کر کے ادا کی گئیں اور پھر یہ قافلہ ٹرینیڈاڈ کے دوسرے بڑے شہر سان فرننڈو کے ٹاؤن ہال میں پبلک لیکچر میں شرکت کے لئے پہنچا۔ آج کا لیکچر جو اس سارے پروگرام کا آخری لیکچر تھا "اسلام اور حرمتِ شراب" کے موضوع پر تھا۔ یہ لیکچر خاکسار کے ذمہ تھا۔

خاکسار نے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں شراب کی ممانعت میں حکمت اور اس کے مضرات پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور جدید تحقیقات کی روشنی میں ثابت کیا کہ اس کے اثرات معاشرہ کی جسمانی اور اخلاقی اور روحانی صحت پر بے حد تباہ کن ہیں اور اس بدعادت کی وجہ سے جدید مغربی تہذیب تیزی سے انحطاط کی طرف جارہی ہے۔ اس عادت سے بچنے اور چھٹکارا حاصل کرنے کی ایک ہی راہ ہے کہ انسان خدا تعالےٰ پر زندہ ایمان پیدا کریں اور اس کے احکام و نواہی پر عمل پیرا ہونے میں ہی اپنی زندگی سمجھیں پون گھنٹے کے اس لیکچر کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا جس کے خاکسار نے تسلی بخش جوابات دیئے۔ دُعا کے بعد یہ کامیاب جلسہ برخواست ہوا۔

باجماعت نمازوں اور درس قرآن کریم حدیث ملفوظات کا اہتمام

جلسہ سالانہ ٹرینیڈاڈ کے سلسلہ میں پورے ہفتہ قیام کے دوران پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا اہتمام کیا گیا جو مکرم مولوی محمد صدیق صاحب مسجد احمدیہ میں یا دیگر جلسہ کی جگہوں میں پڑھاتے رہے۔ فجر کی نماز روزانہ مسجد احمدیہ فری پورٹ مشن روڈ میں ادا کی جاتی رہی جس کے بعد روزانہ درس دینے کا کام خاکسار کے سپرد تھا چنانچہ اس کے لئے بعض منتخب شدہ مقامات کا قرآن و حدیث اور ملفوظات سے باقاعدہ درس دیا گیا۔

الوداعی تقریب

مورخہ ۲۹ نومبر مہمانوں کی واپسی کی تیاری کا دن تھا اس روز اجتماعی ڈنر مکرم مولوی حنیف یعقوب صاحب کے ہاں ترتیب دیا گیا۔ اور نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد مسجد میں ایک مختصر الوداعی تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں گیانا اور سورینام کے وفود کے اراکین نے اپنے میزبانوں کا نہایت پُرخلوص مہمان نوازی پر دلی شکریہ ادا کیا نیز مبلغین نے بھی اس موقعہ پر تینوں ملکوں کے نمائندگان کو اسی شاندار قربانی کی روح کو قائم رکھتے ہوئے آئندہ بھی تمام جماعتی پروگراموں کو کامیاب بناتے چلے جانے کی تلقین کی۔ اس موقعہ پر مقامی جماعت کے نمایاں کام کرنے والے اور تعاون کرنے والے دوستوں کا بھی بالخصوص شکریہ ادا کیا گیا جنہوں نے جلسہ کے انتظامات کرنے، اپنی کاریں سفر کے لئے پیش کرنے اور وقت خرچ کرنے میں واقعی بہت قابل تعریف کام کیا۔ ان میں برادرم طیب یعقوب صاحب، برادرم حسین محمد صاحب۔ برادرم ریاست علی کاظم صاحب۔ برادرم محمد علی صاحب۔ برادرم بشیر حسین صاحب۔ برادرم حسن حسین صاحب۔ برادرم محمود حسین صاحب کے نام سرفہرست ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب احمدی بھائیوں کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کے ایمان اور اخلاص میں مزید ترقی دے آمین۔★

کانپور میں تبلیغی جلسہ

مورخہ ۱۴/۱/۷۹ کو جماعت احمدیہ کانپور نے ایک اجتماعی تبلیغی و تربیتی جلسہ کا انعقاد کیا چنانچہ قبل از وقت احباب میں اس جلسہ کی منادی کی گئی تھی۔ اور بروز اتوار جماعت احمدیہ کانپور کے جملہ احباب مستورات انصار، خدام و اطفال مکھنیا بازار حوض والے مکان کے وسیع صحن میں اکٹھے ہوئے جہاں پر مستورات کے لئے الگ سے انتظام کیا گیا تھا اور لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ وہاں تک آواز پہنچانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ ٹھیک ۳ بجے دن جلسہ کی کاروائی زیر صدارت محترمی مکرمی محمد احمد صاحب سولیجہ، مکرم محمد اکبر صاحب لونجی کی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی۔

اس کے بعد محترم محمد رشید صاحب صدیقی نے احباب کو منظوم کلام پڑھ کر سنایا۔ بعدہٗ خاکسار نے تقریر کی جس میں اُسوۂ نبوی صلعم پر کاربند رہنے کی تلقین کی اور کہا کہ قرآن پاک کی حکومت کو بکلی اپنے اُوپر عائد کریں اسی غرض کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا ہے۔ اس کے بعد محترم عتیق احمد صاحب دہرہ نے محترم ثاقب صاحب زیروی کا منظوم کلام احباب کو اپنی آواز میں سنا کر محظوظ کیا اس کے بعد خاکسار نے بعض ضروری اعلانات کئے اور دُعا کرائی۔ بعدہٗ صدر محترم کی اجازت سے جلسہ برخواست ہوا۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے بہترین نتائج برآمد فرمائے آمین۔

خاکسار۔ محمد ایوب ساجد مبلغ سلسلہ

دُعائے مغفرت

۱۔ مورخہ ۱۴/۲/۷۹ کو شاہجہانپور میں مکرم عبد الباسط صاحب احمدی طویل بیماری کے بعد ۶۷ سال کی عمر میں انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔ مرحوم مخلص احمدی تھے۔ ۱۵ تبلیغ کو مرحوم کے فرزند عزیز عبد الواحد صاحب احمدی قائد مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام مرحوم کی تجہیز و تکفین ہوئی۔ شاہجہانپور کے علاوہ لودھی پور، بریلی، پیلی بھیت وغیرہ کے احمدیوں نے تجہیز و تکفین اور نماز جنازہ میں شرکت کی۔ مرحوم کے چار بیٹے اور پانچ بیٹیاں تھیں۔ درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت میں بلند مقام عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ اور زیادہ سے زیادہ خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار۔ عبد الحق فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

۲۔ جماعت احمدیہ ستان کلم (تامل ناڈو) کے ابتدائی احمدیوں میں سے ایک بزرگ محترم ماسٹر عبد القادر صاحب کا انتقال ہو گیا ہے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔

موصوف نے سلسلہ کی خاطر بہت تکلیفیں ابتدائی دنوں میں برداشت کی تھیں۔ اور بہت قربانیاں کی تھیں۔ ستان کلم جماعت کی ترقی میں ان کا بہت بڑا حصہ تھا۔ تبلیغ کا بڑا جوش رکھتے تھے۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند، تہجد گذار تھے۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کی مغفرت فرمائے اور جنت میں جگہ عطا فرمائے۔ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

خاکسار۔ محمد عمر مبلغ سلسلہ مدراس۔

درخواست ہائے دُعا

۱۔ خاکسار کے خسر محترم جناب پی۔ عبد الحمید صاحب پچھلے چار سال سے پیٹ میں کینسر کی وجہ سے بہت پریشان ہیں۔ تین میجر آپریشن بھی کئے گئے۔ اب چند ہفتے سے سارے جسم میں شدید تکلیف اور ناقابل برداشت جلن میں مبتلاء ہیں۔ ان کی حالت بعض اوقات بہت ہی پریشان کن ہو جاتی ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں مودبانہ درخواست ہے کہ دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے ماموں جان کو اس تکلیف اور دردناک حالت سے نجات عطا فرمائے اور خدا تعالیٰ محض اپنے فضل سے انہیں آرام عطا فرمائے آمین۔ خاکسار۔ محمد عمر مبلغ مدراس۔

۲۔ ہماری جماعت کے ایک مخلص دوست مکرم شیخ محمد سعید صاحب آف میڈیکل کالج کٹک ایک سخت حادثہ کا شکار ہو گئے۔ جس سے اُنکی ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ علاج معالجہ جاری ہے۔ مگر دُعا کے سخت محتاج ہیں۔ احباب دُعا فرمائیں کہ مولا کریم اپنے خاص فضل و کرم سے شفائے کاملہ عاجلہ عطا کرتے ہوئے مزید خدماتِ دین بجالانے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

خاکسار۔ سید ابو صالح صدر جماعت احمدیہ کٹک۔

★بقیہ: احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے عمدہ اور خوشکن نتائج مرتب فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

برّ و بحر میں روز افزوں فساد ــــ بقیہ اداریہ (۲)

لیکن اچھا ہوا کہ حالات جلد پلٹ گئے ۔ اور عیدی امین کے حامی فوجیوں نے مخالف فوجیوں کو دبا لیا ۔ مگر اختلافات کی چنگاری برابر سُلگ رہی ہے ۔ نہ جانے کب آگ کی صورت اختیار کر کے بھڑک اُٹھے ۔ اسی کے ساتھ جنوبی افریقہ کے اندر جو گوری اقلیت کے خلاف وہاں کے اصل باشندوں کی مستقل لڑائی اور جد وجہد برابر جاری ہے ۔ اس سے بھی قرآنی بیان خشکی اور تری میں فساد و بگاڑ کی حرف بحرف تصدیق ہوتی ہے ــــ!!

۵ ــــ پانچویں نمبر پر آئیے خود اپنے مُلک کے قریب سمندر میں برپا کئے جانے والے فساد کی شروعات کی تازہ خبر کو مستحضر کر لیں جو بحرِ ہند سے متعلق ہے اس کے ساحلوں پر واقع تمام ممالک کی دلی خواہش یہ ہے کہ اس سمندر کو امن کا خطّہ بنا رہنے دیا جائے ۔ اور اس کے پانیوں کو دُنیا کے دونوں بڑے دھڑوں کی کش مکش کا مقام نہ بنایا جائے ۔ لیکن اس بات کا کیا کیا جائے کہ ہند کے بارہا زور دار پروٹسٹ کے باوجود عرصہ ہوا جزیرہ ڈیگو گارشیا میں امریکہ اپنا مستقل ہوائی اڈہ بنا چکا ہے اور روز بروز اُسے زیادہ طاقتور بنایا جا رہا ہے ۔ یہ تو تھی آج سے پہلے کی بات ۔ مگر اس وقت چونکہ ہم بالکل تازہ صورتِ حال کی چند مثالیں خشکی اور تری میں فساد برپا ہونے کی بیان کر رہے ہیں ۔ اس سلسلہ میں مورخہ ۱۲ر مارچ کو لوک سبھا میں ہندوستان کے وزیرِ خارجہ جناب باجپئی کا وُہ بیان ہے جو اخبار ہند سماچار ۷۹/۳/۱۳ میں شائع ہوا ۔ اس بیان کے مطابق وزیر صاحب موصوف نے "بحرِ ہند اور خلیج فارس کے علاقہ میں امریکی بحری بیڑے کی ٹاسک فورس بھیجنے کے فیصلہ پر اظہارِ تشویش کیا اور کہا کہ امریکی سرکار کا یہ فیصلہ اتحادی سبھا کے اس ریزولیشن کی سپرٹ کے منافی ہے کہ بحرِ ہند کو امن کا زون قرار دیا جائے ۔" اسی کے ساتھ ۷۹/۳/۱۴ کے اخبار ہند سماچار میں راجیہ سبھا میں ممبران کی طرف سے اس بارہ میں اظہارِ تشویش ذکر کرتے ہوئے جہاں یہ بتایا گیا ہے کہ امریکہ نے بحرِ ہند میں اپنا پانچواں بحری بیڑہ مستقل طور پر بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے ۔ جس سے بھارت کی سلامتی کو خطرہ پیدا ہو جانا ظاہر و باہر ہے ۔ اسی خبر میں آگے چل کر بتایا گیا ہے کہ روس بھی اپنا بحری بیڑہ بحرِ ہند میں بھیج رہا ہے ۔ (گو اس خبر میں یہ قیاس بھی کیا گیا ہے کہ ممکن ہے روس نے یہ بیڑہ ویٹ نام کی مدد کے لئے بھیجا ہو) تاہم جس قرآنی بیان کا رُوحانی رنگ میں اس وقت ہم تذکرہ کر رہے ہیں ان سے امریکہ ہو یا روس دونوں کے بحری بیڑوں کی بحرِ ہند میں یا خلیج فارس یا بحر الکاہل میں نقل و حرکت ، فساد ہی فساد کی آئینہ دار ہے ۔ ان سے کسی خیر کی توقع رکھنا محض بے معنیٰ ہے ۔ کیونکہ اس طرح پر فریقین کی طرف سے اپنی فوجی قوت و شوکت کے مظاہرے سے باہمی کش مکش کو ہی ہوا ملے گی نہ کہ کسی طرح کی امن و سلامتی کی کیفیت کا پیدا ہو جانا ۔ (ان مثالوں کے علاوہ بھی قریب کے دیگر ممالک میں ایسی ہی کیفیت ہے جس کا بیان باعثِ طوالت ہے)

بہر حال یہ چند مثالیں تو بالکل تازہ بتازہ عالمی واقعات کی ہیں جن کی تفصیلات پر نظر کرنے سے آج سے چودہ سو سال پہلے قرآن کریم میں جو دُنیا کی ابتر حالت کا نقشہ بیان کیا گیا ، اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کے وقت اور امام مہدی کے ظہور کے زمانہ میں قرآنی بیان اس وقت کی صورتِ حال پر حرف بحرف منطبق ہوتا ہے اور ہر وُہ شخص جو پُوری متانت سے اس پر غور و فکر کرتا ہے اس کو حق کے پہچان لینے میں بڑی مدد ملتی ہے کہ اگر ایک طرف شر اور فساد انتہا کو پہنچ رہا ہے تو کیا رحیم و کریم خدا نے نوعِ انسان کے بچاؤ کے لئے کوئی انتظام نہ کیا ہوگا ؟ ضرور کیا ہے ۔ البتہ اس کے لئے چشمِ بینا ہونی چاہیئے ۔

اگر اس مضمون کو صرف گزشتہ چند ہفتوں تک ہی محدود نہ رکھتے ہوئے بیسویں صدی میں ظاہر ہونے والے تباہ کُن حالات و انقلابات کو قلمبند کر لیں تو اس سے ایک اور ہی پُر لطف ایمان افروز مبسوط مضمون سامنے آ جانے کے ساتھ ساتھ عبرت انگیز صورتِ حال بھی کُھل کر سامنے آ سکتی ہے ــــ!!

اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَذِکْرٰی لِمَنْ کَانَ
لَہٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَی السَّمْعَ وَھُوَ شَھِیْدٌ

محمد حفیظ بقاپوری

اِعلانِ نکاح

مورخہ ۷۹/۳/۱۶ بعد نمازِ عصر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے عزیزہ امۃ المجید صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر غلام ربانی صاحب درویش قادیان کا نکاح عزیزم مکرم سید عبد الباسط صاحب ابن مکرم سید عبد العزیز صاحب آف نیو جرسی (امریکہ) کے ہمراہ بعوض ساٹھ ہزار روپیہ حق مہر پڑھایا ۔ اس موقعہ پر محترم صاحبزادہ صاحب نے ایک نصیحت آموز خطبہ بھی ارشاد فرمایا ۔ چونکہ عزیزم مکرم سید عبد الباسط صاحب خود تشریف نہیں لائے تھے انہوں نے اپنی طرف سے ایجاب و قبول کے لئے مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی کو اپنا وکیل مقرر کیا تھا ۔

احبابِ جماعت دُعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو دونوں خاندانوں کے لئے موجبِ خیر و برکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے ۔ آمین ۔

اس خوشی کے موقعہ پر مکرم سید عبد العزیز صاحب نے درویش فنڈ میں -/۲۰۰ روپے اور اعانتِ بدر میں -/۵۰ روپے دیئے ہیں ۔ فجزاہُ اللہ احسن الجزاء ۔

(ایڈیٹر بدر)

وِلادت

اللہ تعالیٰ نے عزیزم سید شمشاد احمد صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ گھانا کو مورخہ ۲۷ر ستمبر ۱۹۷۸ء کو دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہِ شفقت بچّہ کا نام "سید سعادت رشید احمد" تجویز فرمایا ہے ۔ نومولود مکرم سید شوکت علی صاحب صدر جماعت احمدیہ احمد پور شرقیہ ضلع بہاول پور کا پوتا ہے ۔ اور مکرم محمد الطاف خاں صاحب دفتر نظارت دیوان انجمن احمدیہ ربوہ کا نواسہ ہے ۔ احباب دُعا فرمائیں کہ مولا کریم نومولود کو نیک اور خادمِ دین بنائے آمین ۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS,
PHONES :- 52325/52686 P.P.
ورائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے
سینڈل ، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز
چپل پروڈکٹس
۴۲/۲۹ مکھنیا بازار ۔ کانپور

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار ۔ موٹر سائیکل ۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے "آٹو ونگس" کی خدمات حاصل فرمایئے
AUTOWINGS,
آٹو ونگس
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLOLY,
MADRAS - 600004
PHONE No. 76360.

دُعا کی خصوصی تحریک

از محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

میرے گھر سے سیدہ امۃ القدوس بیگم کو عرصہ دس سال سے ریڑھ کی ہڈی میں چوٹ لگ جانے سے ڈسک میں تکلیف چلی آرہی ہے۔ جوں جوں وقت گزرتا گیا یہ تکلیف شدّت اختیار کرتی گئی۔ اب ناقابلِ برداشت ہوچکی ہے۔ اس دوران متعدد ڈاکٹروں سے مشورے بھی کئے جاتے رہے۔ لیکن گزشتہ ماہ اکتوبر میں جب مَیں جنوبی ہند کے دَورہ پر گیا تو مدراس میں ہندوستان کے نامور نیورو سرجن جناب بی راما مورتی سے مکرم احمد اللہ صاحب کے توسط سے وقت لے کر معائنہ کرایا گیا۔ موصوف نے جلد مجبر اپریشن کا مشورہ دیا۔ اس کے بعد بعض ضروری کاموں کے درپیش ہو جانے کے سبب اپریشن کا جلد پروگرام نہ بن سکا۔ اب ۲۷ر مارچ کو اس غرض کے لئے مدراس کو روانگی کا طے کیا گیا ہے۔ مدراس پہنچ کر مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف سے مِل کر اپریشن کی تاریخ لے لی جائے گی۔

چونکہ یہ ایک پیچیدہ قسم کا اپریشن ہے اور امۃ القدوس بیگم کی اپنی صحت بھی عرصہ سے اس تکلیف میں مُبتلا چلے آنے کی وجہ سے کمزور ہوچکی ہے۔ اس وجہ سے طبیعت میں زیادہ فکر ہے اس لئے مَیں تمام احبابِ جماعت اور بزرگان سے خصوصی دُعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ایسے سامان کر دے کہ یہ اپریشن ہر طرح سے کامیاب رہے۔ اور اس کے بعد کسی طرح کی کوئی پیچیدگی پیدا نہ ہو۔ اور خدا تعالیٰ اپنے فضل سے اُن کی اِس تکلیف کو کُلّی طور پر رفع کر دے اور جلد صحت یاب ہوکر ہم قادیان واپس آئیں اور حسبِ سابق سلسلہ کے کام میں پُوری یکسوئی کے ساتھ مصروف ہوسکیں۔

مَیں کوشش کروں گا کہ اخبارِ بدر کے ذریعہ احبابِ کرام کو ساتھ کے ساتھ ساری کیفیت کی اطلاع دیتا رہوں تا احباب اپنی خاص دُعاؤں میں یاد رکھیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار: مرزا وسیم احمد ۲۱/۳/۷۹

اعلان بابت فارم نکاح

از نظارت دعوۃ وتبلیغ قادیان

بعض احباب لاعلمی کی بناء پر نظارت ہذا کو صرف اتنا ہی تحریر کر دیتے ہیں کہ ہمیں اتنے عدد نکاح فارم فوری طور پر بھیج دیئے جائیں۔ ممکن ہے اُن کو یہ علم نہ ہو کہ نکاح فارم کی قیمت (اخراجاتِ ڈاک ورجسٹریشن) دو روپے (Rs. 2/-) مقرر ہے۔ جب احباب کی طرف سے نکاح فارم بھجوانے کا مطالبہ نظارت میں آتا ہے تو نظارت احباب کو قیمت ارسال کرنے کے لئے تحریر کرتی ہے اس طرح خط وکتابت میں کافی وقت ضائع ہوجاتا ہے۔ اس لئے اعلانِ ہذا کے ذریعہ احبابِ جماعت کو اطلاع دی جارہی ہے کہ جب ان کو نکاح فارم کی ضرورت پیش آئے تو فی فارم ۲/- روپے کے حساب سے جتنے نکاح فارم مطلوب ہوں ان کی رقم بنام محاسب صاحب مد "نشر واشاعت" قیمت نکاح فارم ارسال کرکے نظارت ہذا کو تحریر کیا کریں۔ یا اپنے سیکرٹری مال کے پاس نکاح فارموں کی رقم جمع کرکے رسید اپنی چِٹھی کے ہمراہ نظارت دعوۃ وتبلیغ ہی بھیج دیا کریں۔ اس طور سے نظارت ہذا فوراً بغیر کسی توقف کے ان کو نکاح فارم ارسال کر دیا کرے گی۔ ورنہ کافی وقت خط وکتابت کرنے سے دِقت پیش آتی ہے اور احبابِ جماعت کو وقت پر نکاح فارم نہ ملنے کی وجہ سے شکوہ وشکایت کا موقعہ ملتا ہے۔ اور نظارت ہذا کو بھی احباب کو وقت پر نکاح فارم نہ بھجوانے کی وجہ سے پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور نکاح فارموں کے فی الفور نہ بھجوانے کی وجوہات سے احباب کو مطلع کرنا پڑتا ہے۔ عہدیدارانِ جماعت سے درخواست ہے کہ اپنی جماعتوں میں احباب کو اس سے آگاہ فرماتے رہیں۔

ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

اموال کو خدمتِ دین کیلئے صرف کرنے کا ارشاد

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"غرض یہ ہے کہ جس قسم کا انسان ہو اُسے اپنی طاقت اور قُدرت کے موافق قدم بڑھانا چاہیئے ...... مال رکھنے کے لئے نہیں ہے بلکہ اُسے خدمتِ دین اور ہمدردی نوعِ انسان میں صرف کرنا چاہیئے ...... مَیں اتنا جانتا ہوں کہ جو مال خدمتِ دین کے لئے وقف ہو وہ اُس کا نہیں ہے۔ لیکن جو اپنے اغراضِ نفسانی اور دُنیاوی کو ملحوظ رکھ کر جمع کیا جاتا ہے وہ مال داغ لگانے کے لئے ہے۔ جس سے آخر اس کو داغ دیا جائے گا۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۰۸)

نیز فرمایا:-

"اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کرکے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اس مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خودبخود نہیں آتا بلکہ خدا تعالیٰ کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصّہ مال کا چھوڑتا ہے وہ اُسے ضرور پائے گا"...... اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصّہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجالا کر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو بلکہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کیلئے بُلاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۵۴)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ بالا ارشادات پیش کرتے ہوئے میں اپنے تمام بزرگوں - عزیزوں - بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ وُہ اپنی صحیح آمد پر باقاعدہ اور باشرح چندہ ادا کرکے اپنے مال کو بابرکت بنائیں اور بقایا دار احباب اپنے ذمّہ بقایا رقوم چندہ کو جلد از جلد ادا کرکے اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کریں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور علیہ السلام کے منشاء مبارک کے مطابق تقویٰ کے اعلیٰ مقام پر قائم کرکے مالی قربانیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد - قادیان

وقفِ جدید کے لئے خاص تحریک

جماعتوں کی طرف سے ایسی چِٹھیاں آتی رہتی ہیں کہ اُن کے افراد بچّے اور بچیوں کی دینی تعلیم کا کوئی انتظام کیا جائے۔ ہمارے اکثر بچّے دینی تعلیم سے بے بہرہ ہیں۔ جبکہ اس نسل پر آئندہ احمدیت کے مستقبل کا انحصار ہے۔ مرکز کی بھی شدید خواہش ہے کہ تمام جماعتوں کو معلّمین دیئے جائیں۔ لیکن اس کے لئے روپیہ مطلوب ہے۔ جس کی طرف احباب کو خاص توجّہ دینے کی ضرورت ہے۔ چندہ وقفِ جدید کی کم از کم شرح ۱۲/- روپیہ فی کس ہے۔ اور بچّے بچیّوں کے لئے بھی ایک روپیہ ماہوار ہے۔ صاحبِ توفیق احباب کی شرح انشراح کے ساتھ سینکڑوں ہزاروں رُوپے ہے۔ اللہ تعالیٰ احباب کو بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اِس امر کا اظہار حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سالِ نو کا آغاز فرماتے ہوئے بھی فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام احبابِ جماعت اور عہدیداروں کو حضور کا منشاء پُورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

درخواست دُعا

مکرم عبد الغفار صاحب کرڈاپلی نے مبلغ دس روپے اعانتِ بدر میں بھجواتے ہوئے تحریر کیا ہے کہ اُن کی پانچ لڑکیاں ہیں۔ اولادِ نرینہ کوئی نہیں۔ احبابِ جماعت موصوف کے ہاں اولادِ نرینہ کے لئے دُعا فرما کر ممنون فرمائیں۔

(مینجر اخبار بدر قادیان)